مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماھنامہ

لولاک

مُلتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مدحِ سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
ایک ایمان افروز روح پرور خطبہ

توہینِ صحابہ، توہینِ رسالت
اور شیزان کے کاروبار پر اہلِ لاہور کا کردار

شمارہ: ۱۲ — دسمبر 2023ء

جلد: ۲۷ — جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

بیالیسویں سالانہ آل پاکستان

ختمِ نبوت کانفرنس
چناب نگر

تاریخ ساز اور فقید المثال

تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس
ڈیرہ غازیخان

قادیانیوں کو قربانی کی اجازت نہیں دی جا سکتی

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۱۲ جلد : ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ | مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ | مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ | خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ | فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ | حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ | شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ | پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ | حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ | حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ | صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

بیالیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

خصائص نبوی ﷺ	مولانا شاہد ندیم	12
مدح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں ایک ایمان افروز وروح پرور خطبہ	خطبہ: حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ	15
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	20
حیات الانبیاء علیہم السلام پر مطبوعہ کتب کی یکجاء اشاعت	// // //	22

شخصیات

مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری کا وصال	مولانا اللہ وسایا	25
مسافران آخرت	ادارہ	31

ردقادیانیت

قادیانیوں کو قربانی کی اجازت نہیں دی جاسکتی	مولانا محمد اشرف مجددی	34
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	38
قادیانیوں کی قانونی ودینی حیثیت (قسط:5)	جناب رفیق گوریجہ ملتان	40
توہین صحابہ، توہین رسالت اور شیزان کے کاروبار پر اہل لاہور کا کردار	مولانا عبدالنعیم	44

متفرقات

تاریخ ساز اور فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ غازیخان	مولانا محمد اقبال ساقی	45
ضلع لکی مروت میں تحفظ ختم نبوت کی بہاریں	مولانا محمد ابراہیم ادہمی	48
تبصرۂ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

بیالیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

الحمدﷲ وکفی وسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء امابعد!

۲۶، ۲۷؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کو بیالیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر جمعرات صبح سے شروع ہوکر جمعہ عصر کی نماز پر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اس کی ضروری رپورٹ یہ ہے:

۲؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کو مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس ملتان میں تھا، چناب نگر کانفرنس کی تیاری کے لئے حسب روایت پندرہ روز قبل چناب نگر میں اجلاس رکھنا ضروری تھا اور وہ ۱۲؍اکتوبر کی تاریخ بنتی تھی۔ مشکل یہ تھی کہ ۱۲؍اکتوبر کو ڈیرہ غازی خان میں ڈویژنل سطح کی بڑی کانفرنس منعقد ہونا تھی۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے تجویز دی کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا ثانی دونوں حضرات کی زیرنگرانی چناب نگر کانفرنس کی تیاری کے لئے ۱۲؍اکتوبر کو چناب نگر میں اجلاس منعقد کرلیا جائے۔ فقیر راقم، مولانا محمد اقبال، مولانا خالد عابد، مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا حمزہ لقمان، مولانا محمد ساجد، مولانا محمد نعیم، مولانا شرافت علی حضرات ڈیرہ غازی خان کانفرنس میں شرکت کرکے چناب نگر کانفرنس کی تیاری کے لئے مصروف بعمل رفقاء سے آملیں۔ چنانچہ ڈیرہ غازی خان سے رفقاء فارغ ہوتے ہی ایک دوروز میں چناب نگر اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر ہوگئے۔

الحمدﷲ! مبلغین حضرات ۱۲؍اکتوبر سے ۲۴؍اکتوبر تک اپنے اپنے مفوضہ علاقہ میں تبلیغی دوروں پر رہے۔ تبلیغی بیانات، ملاقاتیں، پینافلیکس واشتہارات کی تقسیم وتنصیب، دعوت نامے، اعلانات سے کانفرنس کی تبلیغ وتشہیر ودعوت کے لئے مصروف رہے۔ ۲۴؍شام کو تمام رفقاء چناب نگر واپس پہنچ گئے اور دودن جلسہ گاہ کی ہمہ قسم کی تیاری کے لئے متحرک رہے۔

پیر صبح سے پنڈال پر سائبان لگادیئے گئے، باہر کے گراؤنڈ نصف حصہ پر کھانا کے لئے اور دوسرے حصہ میں پنڈال کے لئے سائبان لگائے گئے۔ اس طرح باہر کے ملحقہ مین روڈ پر مکتبہ اور سیکورٹی کے لئے سائبان لگاکران کے علیحدہ علیحدہ کیبن بنائے گئے۔ پہلے کانفرنس سے پہلی رات مہمانان تشریف لاتے تھے۔

امسال بدھ ظہر کو مہمان آنے شروع ہوگئے۔ پشاور کے جماعتی رفقاء برادر عابد صاحب کی نگرانی میں وسیع پیمانہ پر کینٹین کا انتظام کرتے ہیں ان کے نظم کو چلانے والے ایک ہفتہ پہلے ایک دو، تین چار، دس بیس پھر سینکڑوں رفقاء آنا شروع ہوجاتے ہیں، امسال بھی بدھ کو ان کی ٹیم پہنچ گئی۔ بدھ کو ظہر سے قبل جھنگ سے پکاووں کی ٹیم بھی استاد محمد جاوید اور محمد رمضان کی زیرنگرانی تقریباً دو درجن افراد پر مشتمل پہنچ گئی۔ ۹۰۰/افراد بدھ کی شام کو ایک ساتھ پشاور سے مزید، ٹنڈو آدم سندھ اور بلوچستان کے قافلے بھی آ گئے۔ رات گئے تک کھانا چلتا رہا۔ بدھ کے روز پرالی اور صفوں کی بچھائی کا عمل مکمل ہوا، رات بھر قافلے آتے رہے بار بار قافلوں کے آنے سے اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔

۲۶/اکتوبر ۲۰۲۳ء پنڈال اور جامع مسجد سے علیحدہ علیحدہ فجر کی اذانوں نے پورے ماحول کو ذکر اللہ اور ذکر النبی ﷺ سے معمور کردیا۔ جس نے سنا باری تعالیٰ کے حضور سراپا تشکر ہوگیا۔

پہلے دن فجر کی نماز حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہم کی امامت میں ادا کی گئی۔ آپ کی دلآویز تلاوت نے سماں قائم کردیا۔ پنڈال کے بعد دوسری جماعت جامع مسجد ختم نبوت میں مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہم کی امامت میں ادا کی گئی۔

۲۶/اکتوبر ۲۰۲۳ء بعد از فجر بروز جمعرات پہلا اجلاس:

مولانا مفتی محمد حسن لاہور کے درس قرآن مجید سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

۲۶/اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز جمعرات صبح ۹ بجے دوسرا اجلاس:

افتتاحی دعا: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ۔

بیان: مولانا ضیاء الرحمٰن، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا محمد ادریس، مولانا صوبیدار، مولانا اکرام اللہ متخصصین حضرات مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر، مولانا محمد اویس درجہ مشکوٰۃ مدرسہ عربیہ ختم نبوت،

نعت: حافظ ابوبکر ڈیرہ اسماعیل خان اور حافظ محمد خالد۔

بیان: مفتی امجد علی پشاور، مولانا حمید اللہ حقانی بنوں یونیورسٹی (انگلش)

نعت: حافظ ابوہریرہ و محمد انصر۔

بیان: مولانا شرافت علی مبلغ نارووال، مولانا مفتی محمد احمد خطیب جامع مسجد قندھاری کوئٹہ، مولانا مفتی محمد ضیاء اللہ ضلعی ناظم لکی مروت، مولانا عبدالرزاق ضلع کرک، مولانا محمد ابراہیم ادھمی لکی مروت، مولانا عنایت اللہ مبلغ کوئٹہ۔

نعت: محترم عبدالرحمٰن قاضی، بابا خورشید احمد راولپنڈی۔

بیان: مولانا سیف الرحمٰن فیصل آباد، جناب امجد صدیقی ایڈووکیٹ ضلع شکارپور سندھ، مفتی لطف اللہ میمن شکارپور سندھ، قاری محمد انور انصر چونڈہ ضلع سیالکوٹ، مولانا محمد ساجد مبلغ خوشاب ومیانوالی، مولانا محمد ارشاد مبلغ ٹوبہ، مولانا محمد فاروق مبلغ گمبٹ سندھ، حضرت مولانا قاری انوارالحق حقانی مرکزی رکن شوریٰ کوئٹہ، پیر طریقت مولانا عبداللہ پہوڑ درگاہ عالیہ قادریہ جرار، مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی راہنما، مولانا آدم خان امیر عالمی مجلس ژوب۔

۲۶/اکتوبر۲۰۲۳ء بروز جمعرات بعداز ظہر تیسرا اجلاس:

صدارت: پیر طریقت سائیں مولانا عبدالمجیب قریشی بیر شریف قمبر۔

تلاوت: قاری محمد فہیم گوجرانوالہ۔

نعت: مسلم خان نقشبندی، محمود مصطفیٰ بیرونی۔

صدارتی خطاب: حضرت سائیں مولانا عبدالمجیب قریشی بیر شریف قمبر۔

بیان: قاری جمیل احمد بندھانی امیر مجلس سکھر، مولانا مفتی ذکا اللہ ساہی وال، مولانا محمد حسان مصطفیٰ نمائندہ جمعیت علماء پاکستان ساہی وال، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی راہنما رابطہ کمیٹی لاہور، مفتی عظمت اللہ بنوں، شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی نوشہرہ، شیخ الحدیث مولانا محمد طیب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد، مولانا سید خبیب احمد شاہ راہنما عالمی مجلس فیصل آباد، مولانا مفتی محمد معاذ چکوال، مولانا محمد امجد خان ڈپٹی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام پاکستان، مولانا محمد کامران ساہی وال، مولانا مفتی امداداللہ ناظم تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

اختتامی دعا اجلاس ہذا: امیر مرکزیہ حضرت مولانا پیر حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی مدظلہم

۲۶/اکتوبر۲۰۲۳ء بروز جمعرات بعد نماز عصر چوتھا اجلاس:

بیان: انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر لاہور۔

مجلس سوالات وجوابات: فقیر: اللہ وسایا ملتان۔

۲۶/اکتوبر۲۰۲۳ء بروز جمعرات پانچواں اجلاس بعداز مغرب

صدارت: حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور۔

تلاوت: قاری محبوب الرحمٰن تھرپارکر، استاذ القراء حضرت قاری احسان اللہ فاروقی۔

نعت: مفتی کفایت اللہ چکوال۔

مہمان خصوصی: مولانا صاحبزادہ ابوبکر بہلوی۔

بیان ومجلس ذکر: پیر طریقت حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی اٹک۔

۲۶؍اکتوبر۲۰۲۳ء بروز جمعرات ساتواں اجلاس بعداز عشاء

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ۔

تلاوت: قاری عمار ظفر جامعۃ السراج چیچہ وطنی۔

نعت: افتخار الحق ایبٹ آباد، حافظ عبدالعزیز، جناب واصف رحیمی کوئٹہ۔

بیان: قاری علیم الدین شاکر لاہور، مولانا پیر عتیق الرحمٰن ہزاروی بن حضرت پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، جناب عبداللہ گل سربراہ تحریک نوجوانان اسلام پاکستان، مولانا محمد عاطف مرکز اہل سنت سرگودھا۔خواجہ مدثر محمود خانقاہ سلیمانیہ تونسہ شریف، مولانا ایوب ثاقب ڈسکہ، حضرت مولانا زبیر اشرف عثمانی نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی، مولانا عبدالشکور رضوی فیصل آباد، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی بن شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا رضوان عزیز مہتمم جامعہ دارالعلوم ختم نبوت عارف والا، مولانا نور محمد ہزاروی امیر مجلس سرگودھا۔

نعت: فضل امین شاہ چارسدہ، حافظ طاہر بلال چشتی جھنگ، حافظ نادر شاہ۔

بیان: مولانا محمد الیاس چنیوٹی بن مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبدالخبیر آزاد خطیب بادشاہی مسجد وچیئرمین رویت ہلال کمیٹی، جناب سراج الحق امیر جماعت اسلامی پاکستان، مولانا عبدالغفور حیدری سینیٹر وجنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

نعت: سید سلیمان گیلانی بن سید محمد امین گیلانی۔

مہمان خصوصی: شیخ الحدیث مولانا فیض محمد سینیٹر، حضرت مولانا محمد عمر مکی بن حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی۔

بیان: حضرت مولانا سید احمد یوسف بنوری جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی۔

اختتامی دعا: اجلاس ہذا کی اختتامی دعا تقریباً رات دو بجے مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ امیر مجلس کراچی نے کرائی۔

۲۷؍اکتوبر۲۰۲۳ء بروز جمعہ آٹھواں اجلاس بعداز فجر

درس قرآن مجید: حضرت مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا۔

۲۷؍اکتوبر۲۰۲۳ء بروز جمعہ نواں اجلاس صبح ۱۰ بجے

صدارت: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

نعت: قاری محمد عثمان قصوری۔

بیان: مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ جھنگ، مولانا خالد عابد سرگودھا، قاری محمد اسلم نوشہرہ، مولانا شمس الدین

بنوں، مولانا محمد راشد حمادی ٹنڈو آدم، مولانا محمد الیاس ٹانک، مولانا محمد دین ہنگو، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا محمد حمزہ لقمان علی پوری، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور۔

اذان جمعہ: سوا ایک بجے مولانا مہتاب احمد لاہور۔

۲۷/اکتوبر۲۰۲۳ء دسواں اجلاس بعد از اذان جمعہ:

بیان: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی:

خطبہ وامامت: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں۔

نماز جمعہ کے لئے گراؤنڈ، جامع مسجد اور کانفرنس کا پنڈال، گراؤنڈ کے باہر مین سڑک پر بھی صفیں تھیں۔ حق تعالیٰ نے کرم کیا تمام شرکاء متفق اللسان تھے کہ حاضری کے اعتبار سے سب سے بڑی کانفرنس تھی۔

۲۷/اکتوبر۲۰۲۳ء بروز جمعہ گیارھواں اور اختتامی اجلاس بعد نماز جمعہ:

صدارت: پیر طریقت حضرت پیر حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

تلاوت: قاری مشتاق احمد رحیمی قصور۔

نعت: مولانا محمد شاہد عمران عارفی ساہی وال۔

صدارتی خطبہ: حضرت امیر مرکزیہ مدظلہم۔

اظہار تشکر: مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی فیصل آباد۔

مہمان: پروفیسر مولانا محمد مکی علی پوری۔

قراردادیں: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ امیر مجلس کراچی۔

بیان: مولانا عبید الرحمٰن انور امیر مجلس تلہ گنگ، قاضی احسان احمد کراچی، مولانا قاری اکرام الحق مردان۔

اختتامی دعا: حضرت امیر مرکزیہ مدظلہم۔

اذان عصر: مولانا مہتاب احمد لاہور۔

جماعت عصر: مولانا محمد شاہد استاذ الحدیث مدرسہ ختم نبوت چناب نگر۔

بعد از عصر بخیر وخوبی قافلوں کی واپسی ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک!

آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی منظور شدہ قراردادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بیالیسویں سالانہ آل پاکستان دوروزہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعووین، مندوبین

اورشرکاء کانفرنس اور ضلعی ومقامی انتظامیہ اور میونسپل کمیٹی کے ورکروں کاشکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ آپ حضرات کی تشریف آوری، باہمی تعاون ومشاورت سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کومزید کم کر کے غریب عوام کوریلیف دیا جائے نیز روزمرہ کی اشیائے ضروریہ آٹا، گھی، چینی اور دالوں کی قیمت کوکم کر کے پرائس کنٹرول کمیٹیوں کومتحرک کیا جائے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع ظالم اسرائیل کی نہتے مظلوم فلسطینی مسلمانوں پر مظالم اور وحشیانہ بمباری کونسل کشی سے تعبیر کرتے ہوئے بھرپور الفاظ میں مذمت کرتا ہے علاوہ ازیں یہ اجتماع عالم اسلام کے ارباب اقتدار واختیار سے گزارش کرتا ہے کہ عالمی سطح کے ہرفورم پر فلسطینی مسلمانوں کا ساتھ دے اور اسرائیل کی ظالمانہ اور وحشیانہ کاروائیوں کو اجاگر کر کے اسرائیلی فوجیوں کے خلاف عالمی قوانین کے تحت جنگی جرائم کے مقدمات قائم کروانے میں فرنٹ لائن کا کردار ادا کر کے فوری طور پر جنگ بندی کروائیں۔

☆...... آج کی کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت پاکستان وپنجاب حکومت اور چنیوٹ انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے حکم ۲۰۱۹/۵/۳ پرعملدرآمد کرتے ہوئے تحریف شدہ ترجمہ قرآن پاک کی اشاعت فی الفور بند کروائی جائے فیصلہ پرعملدرآمد کرواتے ہوئے جن اداروں میں یہ ترجمہ پڑھایا جارہاہے انکوفی الفور بند کروایا جائے اورتحریف شدہ ترجمہ قرآن پاک کی اشاعت، تدریس اور تقسیم کو روکا جائے اور جوملزمان تحریف شدہ ترجمہ قرآن حدیث چھاپنے میں ملوث ہیں ان کے خلاف قانون کے مطابق کاروائی عمل میں لائی جائے مقدمہ نمبر۶۶۱/۲۲ کے تمام نامزدملزمان کوگرفتار کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع قانون نافذ کرنے والے اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے درخواست گزار ہے کہ چناب نگرمیں قادیانی جماعت کی طرف سے ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزی اوران کے مظالم کاسختی سے نوٹس لیا جائے اور بلاتفریق چناب نگر کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایک پارلیمانی قانون کے ذریعہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں اور غیرمسلموں کا ان کی آبادی کے تناسب سے الگ الگ کوٹہ مقرر کیا جائے اور مسلمانوں کے کوٹہ ملازمت کے لئے درخواست دہندہ کے درخواست فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ لازمی شرط کے طور پر شامل کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی روشنی میں قادیانی عبادت

گاہوں اور مراکز سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور دیگر اسلامی اصطلاحات محفوظ کی جائیں اور قادیانیوں کو قانون کی روشنی میں اسلام شعائر کے استعمال سے منع کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ مزید برآں دوسری اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنا عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے۔ جو سٹیٹ در سٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں قانونی رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

بیالیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں

☆...... ۴۲ ویں سالانہ کانفرنس کا آغاز ۲۶ر اکتوبر ۲۰۲۳ء جمعرات صبح نماز فجر کے درس سے ہوا۔

☆...... کانفرنس کا افتتاحی اجلاس (جس کے بعد تقاریر عام کا سلسلہ شروع ہوا) صبح دس بجے مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی دعا سے ہوا۔

☆...... دس بجے قرآن مجید کی سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ خاتم النّبیین کی تلاوت سب سے پہلے ہوئی۔

☆...... نعت رسول مقبول پڑھی گئی۔

☆...... مولانا عزیز الرحمٰن ثانی عمومی نگرانی، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد اقبال و مولانا صغیر احمد کھانا کی تیاری کے عمومی نگران، مولانا محمد انس و مولانا محمد حسین ناصر روٹی پکوائی کے نگران، سٹیج کے نگران مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی و مولانا قاضی احسان احمد، سیکورٹی کے نگران مولانا توصیف احمد، کھانا تقسیم عمومی کے نگران قاری ابوبکر، مولانا محمد امین، قاری عبید الرحمٰن، نمازوں کی نگرانی مولانا محمد شاہد، استقبالیہ کے نگران، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا خالد عابد، مہمانان خصوصی کی خدمت کے نگران مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا الیاس الرحمٰن، اندرونی استقبالیہ کے نگران مولانا محمد راشد مدنی، مولانا محمد طیب، عزیز الرحمٰن رحمانی، شعبہ بجلی و سپیکر کے نگران مولانا مختار احمد تھے۔

☆...... امسال مرکزی مکتبہ پہلی بار دو جگہ قائم کیا گیا۔ مین گیٹ کے اندرون حسب سابق اس کے نگران مولانا عتیق الرحمٰن سیفی، مولانا محمد عاقب، باہر کے مکتبہ کے نگران مولانا محمد قاسم سیوطی، دونوں مکتبوں کے عمومی ذمہ دار مولانا شیر عالم تھے۔

☆...... کثرت سامعین کے پیش نظر مدرسہ صحن، جامع مسجد کا صحن، باہر کا گراؤنڈ تینوں کو سکرینوں کے ذریعہ مربوط کیا گیا۔

☆...... سابقہ روایات کی طرح امسال بھی کالعدم تنظیموں، فورتھ شیڈول اور ضلع بندی کے تمام افراد کانفرنس میں شریک نہیں ہوئے۔ کانفرنس میں ضلعی پولیس انتظامیہ خصوصاً ڈی. پی.او، ڈی.سی.او کے تعاون پران کا شکریہ ادا کیا گیا۔

☆...... حسب سابق پنڈال کو پولیس اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے اپنے محاصرہ میں لے رکھا تھا۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کارکنوں سے مسکراتے چہرے، خندہ پیشانی سے ملتے اور ختم نبوت کے مشن کو آگے بڑھانے کی تلقین کرتے رہے۔

☆...... پنڈال میں رنگ برنگ خوبصورت بینرز اور سبز رنگ کا سائباں روح پرور منظر پیش کررہا تھا۔ بینروں پر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت کے تحفظ پر مبنی عبارات اور پیغامات درج تھے۔

☆...... پنڈال ''نعرہ تکبیر اللہ اکبر، خاتم الانبیاء مصطفیٰ مصطفیٰ، فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی اور تاجدار ختم نبوت زندہ باد'' کے فلک شگاف نعروں سے گونجتا رہا۔

☆...... کانفرنس کی نقابت ونظامت کے امور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ومولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا مختار احمد مامور تھے۔

☆...... کانفرنس کے پنڈال کے شرکاء میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث مکاتب فکر کے لوگ اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شریک تھے۔

☆...... عصر کی نماز کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی، فقیر راقم: اللہ وسایا نے شرکاء کے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

☆...... وسیع وعریض تینوں پنڈال شرکاء کانفرنس کی کثرت کی وجہ سے تنگی داماں کی شکایت کررہے تھے۔

☆...... مقررین محبت اور درد بھرے لہجے میں قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں ختم نبوت خط وکتابت کورس اسلام آباد کا بھاری بھر کم وفد جناب خالد مبین کی قیادت میں شامل ہوا۔

☆...... کانفرنس کے سٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے۔

☆...... سیکورٹی پلان کے انچارج دارالقرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید، جناب محمد عابد خان اور رضا کاران ختم نبوت مانسہرہ تھے جو احسن انداز میں اپنے مفوضہ امور سرانجام دیتے رہے

☆...... کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ، اہل بیتؓ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔ بعض مقررین فتنہ قادیانیت کی موجودہ صورت حال اور مظلوم فلسطینی بھائیوں سے اظہار ہمدردی کے حوالے سے بھی گفتگو کرتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں شہدائے فلسطین کے لئے بلندی درجات کی دعائیں بھی جاری رہیں، فلسطین زندہ باد اسرائیل مردہ باد کے نعرے بھی پنڈال میں گونجتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

☆...... کانفرنس کے پنڈال میں خطبہ جمعہ اور نماز کے فرائض خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے سرانجام دیئے۔ مولانا اعجاز مصطفیٰ کراچی نے شرکاء سے متعدد قراردادیں منظور کروائیں۔

☆...... بجلی بحران کے باعث کانفرنس کے منتظمین نے متعدد پاورفل جنریٹروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جو کہ آفتاب نیم روز کا کام دیتے رہے۔

☆...... کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر بھی نشر ہوتی رہی۔

☆...... منتظمین نے شرکاء کانفرنس کے لئے خوراک، رہائشی کمروں، رہائشی کوارٹروں، چھولداریوں اور معلومات عامہ کے لئے تجربہ کارٹیموں کی ڈیوٹی لگائی۔ پنڈال سے چند میٹر کے فاصلے پر پارک میں خوردونوش، جلسہ سننے کا پنڈال، رات کی رہائش کا وسیع انتظام موجود تھا۔

☆...... ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے سالانہ خریدار بننے کے لئے شرکاء کانفرنس قائم کردہ دفتر میں سالانہ رقوم جمع کرواتے رہے۔

☆...... معروف نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف وسرور کی حالت میں جھومتے رہے اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حوالہ سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم اور امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے حوالہ سے صدر ضیاء الحق مرحوم کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

خصائص نبوی ﷺ

مولانا شاہد ندیم

حضور اکرم ﷺ کی عادات مبارکہ موسم کے نئے میوے کے بارے میں

۲۵۵...... جب آپ ﷺ کی خدمت میں موسم کا نیا میوہ پیش ہوتا تو آپ ﷺ اس کو آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ الفاظ دعا کے ارشاد فرماتے ''اللّٰھم کما اریتنا اوّلہ ارنا آخرہ '' اور پھر سب سے کم عمر بچہ کو عنایت فرما دیتے۔

حضور اکرم ﷺ کے خصال حمیدہ اجازت داخلہ کے بارے میں

۲۵۶...... آں حضرت ﷺ کا شانہ نبوت میں تشریف فرما ہوتے اور کوئی شخص ملاقات کے لئے حاضر خدمت ہوتا اور بصورت عامہ عادتاً کہتا ''اندر آ جاؤں'' تو آپ ﷺ خادم کو حکم فرماتے کہ جاؤ اس کو گھر میں آنے کا قاعدہ سکھاؤ کہ پہلے سلام کرے اور پھر اجازت چاہے۔

۲۵۷...... اگر کوئی بغیر اجازت آ جاتا تو آپ ﷺ فرماتے واپس جاؤ اور سلام کر کے اندر آؤ۔

۲۵۸...... اجازت کے وقت آپ علیہ السلام بحسب قاعدہ پوچھتے کون؟ اگر آنے والا ''میں'' کہتا تو آپ ﷺ فرماتے ''میں میں'' کیا ہوتا ہے؟ نام کیوں نہیں لیتے۔

۲۵۹...... اگر کسی کے ذریعہ کوئی شخص بلوایا جاتا، پھر وہ ساتھ اندر آ جاتا تو پھر نا پسند نہ فرماتے۔

۲۶۰...... اگر آپ ﷺ خود ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تو عادت مبارکہ تھی کہ تین مرتبہ سلام کر کے اجازت داخلہ طلب فرماتے اگر جواب نہ ملتا تو واپس تشریف لے جاتے۔

۲۶۱...... آپ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ کبھی دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت داخلہ طلب نہیں فرماتے تھے بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر سلام کرتے اور پھر اندر آنے کی اجازت چاہتے۔

حضور اکرم ﷺ کی پاک خصلتیں معاشرتی معاملات میں

۲۶۲...... جب آپ ﷺ کے کان میں کوئی سرگوشی کرتا تو سر مبارک کو اس کے منہ سے جدا نہ فرماتے جب تک وہ خود منہ نہ ہٹا لیتا۔

۵۶۳...... اگر کوئی مصافحہ کے لئے حضور اکرم ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑتا تو آپ علیہ السلام ہاتھ نہ چھوڑاتے جب

تک کہ وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا۔

۲۶۴...... جب کوئی بات کے لئے آپ ﷺ کی طرف رخ کرتا تو آپ ﷺ اس سے اپنا چہرہ مبارک نہ پھیرتے جب تک کہ وہ خود نہ پھیر لیتا۔

۲۶۵...... جب کوئی نیا لباس پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ ﷺ اس کی تعریف کرتے اور فرماتے حسنت حسنت یعنی بہت خوب، بہت خوب اور پھر ابل و اخلق (دیر تک پہنو) فرماتے۔

۲۶۶...... کبھی محبت کی بنا پر اور بے تکلفی کے طور پر نام کو مختصر کر کے خطاب فرماتے جیسے یا اباہر، یا عائش۔

۲۶۷...... جب کسی کی ناشائستہ بات سامنے آتی تو نام لے کر تنبیہ نہ فرماتے تھے بلکہ ایک عمومی صورت میں ارشاد فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسا کہتے یا ایسا کرتے ہیں۔

۲۶۸...... مزاج اقدس میں جب کسی کے خلاف کسی دینی امر میں انتہائی تکدر پیدا ہو جاتا تو اس کا اظہار دو صورتوں سے ہوتا: (۱) یا تو اس کے آنے پر چہرہ انور پھیر لیتے (۲) یا سلام نہیں لیتے تھے۔

۲۶۹...... سلام میں پہل کی کوشش فرماتے تھے۔

۲۷۰...... پیغام بھجواتے تو سلام بھجواتے۔

۲۷۱...... سلام پہنچانے والے کو یوں الفاظ سے جواب فرماتے **علیک وعلی فلان سلام**۔

۲۷۲...... آپ ﷺ کے لباس یا بدن اطہر پر سے کوئی شخص کوئی چیز دور کرتا (مثلاً تنکا، جالا، مٹی یا اور کوئی چیز) تو آپ ان الفاظ سے شکریہ ادا فرماتے۔ **مسح اللہ عنک ما تکرہ** یعنی اللہ تعالیٰ تم سے بھی تمہاری نامرغوب و ناگوار چیزوں کو دور فرمائے۔

۲۷۳...... اگر کسی کا نام معلوم نہ ہوتا اور اس کو پکارنا ہوتا یا ابن عبداللہ فرماتے۔

۲۷۴...... جب کوئی ضرورت مند خدمت میں آتا تو آپ علیہ السلام اس سے پہلے نہ اٹھتے۔

۲۷۵...... کبھی کسی گفتگو کرنے والے کی بات کو نہ کاٹتے، ہاں! اگر وہ حق کے خلاف بات کرنے لگتا تو یا تو آپ ﷺ اس کو منع کر دیتے یا خود اٹھ کھڑے ہوتے۔

۲۷۶...... آپ ﷺ دوست احباب کی طرف سے ہدیئے ضرور قبول فرماتے۔ مگر اس کا بدلہ اتارنے کی کوشش بھی فرماتے۔

۲۷۷...... رات کو کہیں تشریف لے جاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سونے والا نہ جاگتا۔

۲۷۸...... ملاقات کے وقت آپ ﷺ کبھی مصافحہ کرتے، کبھی معانقہ کرتے اور کبھی پیشانی پر بوسہ دیتے۔

۲۷۹...... آپ ﷺ اپنے اصحاب میں سے کسی کی آنکھ دکھی ہوئی دیکھتے تو فرماتے **متعنی ببصری**

واجعله الوارث منی وارنی فی العدوّ ثاری وانصرنی علی من ظلمنی۔

۲۸۰...... بارگاہ نبوت میں جس کسی قصوروار کا قصور اخلاق کریمہ سے معاف ہوجاتا تو اس کی معافی کی علامت میں اپنا عمامہ مبارک اس کے پاس بھیج دیتے۔

۲۸۱...... خاص معزز مہمانوں کی مہمانی خود بنفس نفیس انجام دیتے۔

۲۸۲...... کھانے کی چیز کبھی تنہا تناول نہ فرماتے بلکہ حاضرین کو شریک فرماتے اور غیر حاضر کا حصہ رکھتے۔

۲۸۳...... جب راستہ میں کسی کا ہاتھ پکڑتے پھر جدا ہوتے تو فرماتے اللّٰھم اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنةوقنا عذاب النار۔

۲۸۴...... قرض کی ادائیگی کے وقت یہ دعا دیتے بارک اللہ لک فی اھلک ومالک انما جزاء السلف والحمدوالاداء۔

۲۸۵...... کسی وقت کسی انسان کو اس کی کسی نشانی سے پکارتے، ایک مرتبہ ایک شخص جوتا پہن کر قبروں پر پھر رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو منع فرمایا اور فرمایا ’’او جوتی والے جوتی اتارو‘‘

۲۸۶...... کسی شخص کو اگر اتفاقاً آپ کے ہاتھ سے تکلیف پہنچ جاتی تو آپ ﷺ تکلیف زدہ کو بدلہ لینے کا حق دیتے اور کبھی اس تکلیف کے عوض میں اس کو کوئی چیز عنایت فرماتے۔

آں حضرت ﷺ کی عادات برگزیدہ مختلف عنوانات کے ماتحت

۲۸۷...... نشست میں عادت طیبہ مختلف رہی، کبھی اکڑو، کبھی بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ زانوؤں کے آس پاس لپیٹ لیتے، کبھی بجائے ہاتھوں کے کپڑا لپیٹ لیتے۔

۲۸۸...... بیٹھے ہوئے ٹیک لگاتے تو اکثر الٹی جانب الٹے ہاتھ کی طرف لگاتے۔

۲۸۹...... کبھی بطور تفریح کنویں کے دہانے پاؤں لٹکا کر اور پنڈلیاں کھول کر بیٹھتے۔

۲۹۰...... آں حضرت ﷺ کے پاس ۱۰۰ بکریاں تھیں، آپ ﷺ پسند نہ فرماتے تھے کہ ان کی تعداد ۱۰۰ سے زائد ہو۔ چنانچہ جب تعداد بڑھنے لگتی تو ان میں سے کسی ایک کو ذبح کر ڈالتے۔

دوروزہ ختم نبوت کورس ٹوبہ

۳،۴؍اکتوبر ۲۰۲۳ء جامعہ دار العلوم عیدگاہ ٹوبہ میں مولانا سعداللہ لدھیانوی کی زیرسرپرستی اور مولانا طلحہ شاہ کی صدارت میں دوروزہ کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا توصیف احمد چناب نگر، مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا ارشاد ضلعی مبلغ، مولانا مفتی نعمان عباسی کے بیانات و لیکچرز ہوئے۔

مدح سیدنا صدیق اکبرؓ میں ایک ایمان افروز و روح پرور خطبہ

خطبہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ

حضرت سیدنا خلیفہ اوّلؓ کی منقصت کو بعض لوگ اپنے دین و مذہب کی بڑی خدمت اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، کی محبت تصور کرتے ہیں۔ لیکن کاش وہ عقل وانصاف کی روشنی میں دیکھتے کہ وہ حضرت سیدنا علیؓ جنہیں یہ لوگ سب سے بڑا امام آں حضرتﷺ کے علاوہ تمام انبیاء سے افضل اور نعوذ باللہ بعض احمق تو خدا تک سمجھتے ہیں۔ خلیفہ اوّل کی مدح میں کیسے رطب اللسان ہیں:

مادح خورشید مداح خود است　کیں دو چشم روشن و نامرد است

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جب سیدنا حضرت ابوبکرؓ کی وفات کی خبر سنی تو انا للہ وانا الیہ راجعون! پڑھ کر ان کے مکان پر یہ فرماتے ہوئے تشریف لائے:

الیوم انقطعت خلافة النبوة آج خلافت نبوت کا خاتمہ ہوگیا۔

جس مکان میں حضرت ابوبکرؓ کی میت تھی اس کے دروازہ پر کھڑے ہوکر ذیل کا بلیغ خطبہ دیا جو فی الحقیقت سیدنا صدیق اکبرؓ کے اوصاف باطنی وظاہری اور ان کے مراتب وفضائل کا مکمل آئینہ ہے۔ اس خطبہ سے اندازہ ہوگا کہ حضرت سیدنا شیر خدا کے دل میں سیدنا ابوبکرؓ کی عظمت ومحبت کس قدر تھی۔

ترجمہ خطبہ: ''اے ابوبکر! تم پر رحمت خدا کی تم رسول اللہﷺ کے محبوب مونس سرور معتمد رازدار مشیر تھے۔ تم مسلمانوں میں سب سے پہلے ایمان لائے، تمہارا ایمان سب سے زیادہ خالص اور تمہارا یقین سب سے استوار تھا۔ تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے اور سب سے بڑھ کر دین کے لئے نفع رساں تھے۔ رسول اللہﷺ کی خدمت میں سب سے زیادہ حاضر باش، اسلام پر سب سے زیادہ شفیق، اصحاب رسول اللہ کے لئے سب سے زیادہ بابرکت، رفاقت میں سب سے بہتر، سب سے زیادہ صاحب مناقب، فضائل کی دوڑ میں سب سے آگے، درجہ میں سب سے بلند، سب سے قریب وسیلہ اور رسول اللہﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ سیرت میں، ہیئت میں، مہربانی میں اور فضل میں، قدر ومنزلت میں سب سے بلند اور آپﷺ کے نزدیک سب سے بڑھ کر معتمد۔ اللہ تعالیٰ تم کو اسلام کی جانب سے جزاء خیر دے اور اپنے رسول کی جانب سے، تم حضورﷺ کے نزدیک بمنزلہ سمع وبصر تھے۔ تم نے رسول اللہﷺ کو اس وقت سچا مانا جب سب نے آپﷺ کو جھوٹا کہا۔ اسی لئے اللہ عزوجل نے اپنی وحی میں تمہارا نام صدیق رکھا۔

چنانچہ فرمایا اور وہ جو سچ کو لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی، لانے والے محمد ﷺ تصدیق کرنے والا صدیق رضی اللہ عنہ۔ تم نے حضور کے ساتھ اس وقت غم خواری کی جب اوروں نے تنگ دلی کی، جب لوگ مصائب کے وقت مدد سے بیٹھ رہے تھے، تم حضور ﷺ کی مدد پر قائم رہے، سختی میں تم نے حضور ﷺ کی بہترین رفاقت کی۔ تم دو میں ایک تھے اور غار میں رفیق اور وہ شخص جس پر اللہ تعالیٰ نے (سکینہ) تسکین قلب نازل فرمائی اور آپ ﷺ کے ساتھی ہجرت میں تھے اور آپ ﷺ کے خلیفہ دین الٰہی میں اور امت میں۔ جب لوگ مرتد ہوگئے تو تم نے بہترین خلافت کی اور امر الٰہی کی تم نے وہ حفاظت کی جو کسی نبی کے خلیفہ نے نہیں کی۔ جب تمہارے ساتھی سستی کرنے لگے تو تم اٹھ کھڑے ہوئے اور جب وہ دب گئے تو تم دلیر ہوگئے اور جب وہ کمزور ہوگئے تو تم قوی رہے۔ تم رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے اس وقت چمٹے رہے جب لوگ مضطرب ہوگئے۔ اگرچہ اس سے منافقین کو غصہ، کفار کو رنج، حاسدوں کو کراہت اور باغیوں کو غیظ وغضب تھا۔ تاہم تم بلانزاع وتفرقہ خلیفہ برحق تھے۔ تم دین الٰہی پر قائم رہے جب لوگ بزدل ہوگئے اور جب وہ گھبرا اٹھے تو تم ثابت قدم رہے اور جب وہ رک گئے تو تم نور الٰہی کی روشنی میں رواں رہے۔

پھر انہوں نے بھی تمہاری پیروی کی اور منزل پر پہنچ گئے۔ تمہاری آواز سب سے پست، تمہارا تفوق سب سے اعلیٰ، تمہارا کلام سب سے زیادہ باوقار، تمہاری گفتگو سب سے زیادہ باصواب، تمہاری خاموشی سب سے زیادہ طویل اور تمہارا قول سب سے زیادہ بلیغ تھا۔ تمہاری ذات سب سے شجاع اور معاملات سے سب سے زیادہ واقف اور عمل میں سب سے زیادہ بزرگ تھی۔ واللہ! تم اہل دین کے سردار تھے۔ جب لوگ دین سے ہٹے تو تم آگے بڑھے اور جب وہ دین پر جھکے تو تم پیچھے پیچھے تھے، تم اہل ایمان کے مہربان باپ تھے، اس مہر پدری سے وہ تمہاری اولاد بن گئے، جن بھاری بوجھوں کو وہ نہ اٹھاسکے ان کو تم نے اٹھایا جو ان سے فروگزاشت ہوئی اس کی تم نے نگہداشت کی جو چیز انہوں نے کھودی اس کی تم نے حفاظت کی، جو انہوں نے نہ جانا وہ تم نے سکھایا۔ تم نے جانبازی کی، جب وہ عاجز ہوگئے تم ثابت قدم رہے، جب وہ گھبرا گئے تم نے دادخواہوں کی دادرسی کی، وہ اپنی رہ نمائی کے لئے تمہاری رائے کی جانب رجوع ہوئے اور کامیاب ہوئے تمہارے ذریعہ سے ان کو وہ ملا جس کا انہیں گمان نہ تھا۔ تم کافروں کے لئے بارش عذاب وآتش سوزاں تھے اور مومنوں کے لئے رحمت امان وپناہ۔ تم نے اوصاف کی فضا میں پرواز کی، ان کا خلعت پالیا ان کے محاسن کے لئے اور فضائل کی بازی جیت لی۔ تمہاری دلیل کو شکست نہیں ہوئی اور تم نے بزدلی نہیں کی۔ تمہارا دل نہ کج ہوا اور نہ پھرا۔ تم اس پہاڑ کی مثل تھے جس کو نہ شدائد ہلاسکتے ہیں اور نہ ہوا کے طوفان ہٹا سکتے ہیں۔ تم

بقول آں حضرت ﷺ رفاقت اور مال میں سب سے زیادہ منت افزا تھے اور بقول آپ ﷺ کے بدن کے ضعیف تھے۔ حکم الٰہی میں قوی، خود اپنے ذہن میں ناچیز، اللہ تعالیٰ کے نزدیک گرامی قدر، انسانوں کی نگاہوں میں باجلال اور دلوں میں باوقعت تھے۔ تمہاری نسبت کسی کو آنکھ مارنے کی مجال نہیں تھی اور نہ کوئی طعن کا موقعہ پاسکتا تھا، کسی کے لئے تم محل طمع نہ تھے اور نہ مخلوق میں کسی کی رعایت بے جا کر سکتے تھے۔ عاجز اور ذلیل تمہارے نزدیک قوی اور معزز تھا کہ تم اس کا حق لے کر مانتے تھے اور زبردست تمہارے سامنے کمزور ناچیز تھا کہ تم اس سے حق لے کر رہتے تھے۔ اس معاملہ میں قریب وبعید سب تمہاری نظر میں برابر تھے۔ تمہارا سب سے زیادہ مقرب وہ تھا جو خدا کا سب سے زیادہ فرماں بردار اور سب سے زیادہ پرہیزگار تھا۔

تمہاری شان حق راستی اور نرمی تھی۔ تمہارا قول اور حکم قطعی تھا۔ تمہارے حکم میں حلم تھا اور حزم رائے میں دانائی تھی اور عزم ان اوصاف وفضائل کی قوت سے تم نے باطل کو اکھیڑ کر پھینک دیا۔ اس کے بعد راستہ صاف تھا، مشکل آسان تھی (اور فتنہ وفساد کی) آگ سرد، دین تمہاری مدد سے اعتدال پر آ گیا، ایمان تمہاری وجہ سے قوی ہوگیا، اسلام اور مسلمان مضبوط ہوگئے اور فرمان الٰہی غالب آیا، اگرچہ کفار کو یہ سخت ناگوار تھا۔ اس حسن خدمت میں واللہ تم بہت آگے نکل گئے اور اپنے جانشین کو سخت دشواری میں ڈال دیا اور اعلانیہ خیر کے مراتب پالئے۔ تمہاری شان آہ وبکا سے ارفع ہے اور تمہارا ماتم آسمان پر عظیم ہے اور تمہاری مصیبت نے لوگوں کی کمر توڑ دی، تمہاری مصیبت پر ہم انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔ قضائے الٰہی پر رضامند ہیں اور اس کے حکم کو تسلیم کرتے ہیں۔ واللہ! رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد تمہاری وفات سے بڑھ کر مسلمانوں پر کبھی کوئی مصیبت نہیں پڑے گی۔ تم دین کی عزت، حفاظت اور پناہ تھے، مسلمانوں کی جمعیت قلعہ اور جائے پناہ اور منافقین کے حق میں سختی اور غصہ۔ اس کی جزاء میں اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے نبی ﷺ سے ملا دے اور ہم کو تمہارے اجر سے محروم اور تمہارے بعد گمراہ نہ فرمائے۔ ہم پھر انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔''

راوی کا بیان ہے کہ جب تک سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے رہے سب آدمی خاموش رہے۔ جب خطبہ ختم ہوا تو اس قدر روئے کہ آواز بلند ہوگئی اور بالاتفاق کہا کہ: ''اے رسول اللہ ﷺ کے خویش آپ نے سچ فرمایا۔'' (الریاض النظرہ فی مناقب العشرہ ج۱،ص۲۶۲ تا ۲۶۴ مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

''قال عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما ولینا ابوبکر فکان خیر خلیفۃ اللہ وارحمہ وارضاہ علینا '' حضرت عبداللہ بن جعفر طیار نے فرمایا کہ: ابوبکر ہم پر والی ہوئے تو اس شان سے کہ مخلوق الٰہی میں سب سے بہتر تھے اور ہم پر سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ ہم سے خوش تھے۔ (الحاکم)

’’قال ابومریم کنت بالکوفة فقام الحسن بن علی خطیباً فقال ایھاالناس رأیت البارحة فی منامی عجباً رأیت الرب تعالٰی فرق عرشه فجاء رسول اللہ ﷺ حتی قام عند قائمة من قوائم العرش فجاء ابوبکرؓ فوضع یده علی منکب رسول اللہ ﷺ ثم جاء عمر ووضع یده علی منکب ابی بکر ثم جاء عثمان فکان بیده رأسه فقال رب سل عبادک فیم قتلونی فانبعث من السماء میزابان من دم فی الارض قال فقیل لعلیّ الاتریٰ ما یحدث به الحسن قال یحدث بما راٰی‘‘

ابومریم کا بیان ہے کہ میں کوفہ میں تھا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا کہ: اے لوگو! رات میں نے ایک عجب خواب دیکھا میں نے رب کریم کو عرش پر دیکھا اسی عرصہ میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور عرش کے ایک پایہ کے پاس قیام فرمایا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور دوش مبارک پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوگئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ابوبکر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوگئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے ان کے ہاتھ میں ان کا سر تھا۔ عرض کیا الٰہی اپنے بندوں سے پوچھ کہ انہوں نے مجھ کو کس قصور میں قتل کیا۔ اس کہنے پر آسمان سے دو خون کے پرنالے زمین پر بہنے لگے۔ یہ خطبہ سن کر لوگوں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ دیکھتے ہیں حسن کیا کہتے ہیں۔ فرمایا جو دیکھا وہ کہتے ہیں۔ (ابویعلی)

’’قال ابوجعفر مارأیت من اهل بیتی الا وهو یتولهما ‘‘حضرت امام باقر کا قول ہے کہ میں نے کسی کو اپنے اہل بیت میں سے نہیں دیکھا جو ان دونوں (حضرت ابوبکر وحضرت عمر) سے محبت نہیں رکھتا تھا۔

’’عن ابی حفصة قال سألت محمد بن علی وجعفر بن محمد عن ابی بکر وعمر فقالا اماماً عدل نتولهما نتبرأمن عدوهما ثم التفت الٰی جعفر بن محمد فقال یا سالم ایسب الرجل جده ابوبکرالصدیق جدی لاتنال الشفاعة جدی محمد ﷺ ان لم اکن اتولهما واتبرو من عدوهما‘‘

ابی حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن حنفیہ اور امام جعفر صادق سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت رائے طلب کی دونوں نے کہا کہ وہ دونوں امام عادل تھے ہم ان کو دوست رکھتے اور ان کے دشمن سے بیزار ہیں۔ پھر امام جعفر صادق نے میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ: اے سالم! کیا کوئی انسان اپنے جد کو گالی دے سکتا ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے جد ہیں۔ مجھ کو میرے جد حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں ان دونوں سے محبت نہ رکھتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزار نہ ہوں۔

’’وعن ابی جعفر من جھل افضل ابی بکروعمر جھل السنۃ‘‘حضرت امام باقر سے روایت ہے کہ جوشخص حضرت ابوبکراور حضرت عمرؓ کی فضیلت کونہیں جانتا وہ سنت کونہیں جانتا۔ (امام محمد)

’’وعنہ قال بغض ابی بکر وعمر نفاق وبغض الانصار نفاق انہ کان بین بنی ھاشم وبنی عدی وبنی تیم شحنا فی الجاھلیۃ فلم اسلموا نزع اللّٰہ ما فی قلوبھم حتی ان ابابکر اشتکی خاصرتہ فکان علی یسخن یدہ بالنار ویکمدبھا خاصرۃ ابی بکر ونزلت فیھم ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین‘‘حضرت امام باقر سے روایت ہے کہ ابوبکراور عمرؓ سے بغض نفاق ہےاور انصار سے بغض نفاق، بنی ہاشم، بنی عدی (قبیلہ عمر) اور بنی تیم (قبیلہ حضرت ابوبکر) میں زمانہ جاہلیت میں عداوت تھی۔ جب یہ قبیلے مسلمان ہوگئے تو ان کے دل میں جوکچھ (عداوت) تھی اللہ تعالیٰ نے نکال لی اب نوبت یہ پہنچی کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر کے پہلو میں درد ہوا تو حضرت علی اپنا ہاتھ آگ سے گرم کر کے حضرت ابوبکر کا پہلو سینکتے تھے۔انہیں بزرگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترجمہ) ان کے دلوں میں جو کچھ عداوت تھی کھینچ لی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین کی خدمت میں حاضر ہوکر استفسار کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جناب میں حضرت ابوبکراور حضرت عمرؓ کا کیا مرتبہ تھا؟ فرمایا: وہی مرتبہ تھا جو اِس وقت بھی ہے، یعنی روضہ اقدس میں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے۔

(ماہنامہ الصدیق ملتان ج ۵ ش ۱،۲ ص ۴۵ تا ۴۷ بابت ماہ محرم وصفر ۱۹۷۴ء)

قادیانی خاندان کا قبول اسلام

۹/اکتوبر ۲۰۲۳ء بستی خدا آباد کھڈھرو تحصیل ٹنڈو باگو ضلع بدین کے رہائشی علی اکبر بن گل حسن انصاری نے اپنی اہلیہ اور پانچ بیٹوں سمیت قادیانیت پر لعنت بھیج کر مولانا محمد حنیف سیال مبلغ ختم نبوت بدین کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر مولانا حبیب الرحمٰن جمالی، صادق علی ہنگورجہ، منظور احمد انصاری، نبی بخش گرگیز، نور احمد گرگیز ودیگر معززین علاقہ موجود تھے۔ نومسلموں کو مبارک باد دی گئی اور ان کے لئے استقامت کی دعا بھی کی گئی۔ اسلام قبول کرنے والوں میں:

۱......علی اکبر بن گل حسن انصاری: ۲...... مینہ زوجہ علی اکبر: ۳......الطاف احمد بن علی اکبر: ۴...... وقاص احمد بن علی اکبر: ۵...... جہانزیب بن علی اکبر: ۶......شاہزیب بن علی اکبر: ۷......ذہب بن علی اکبر شامل ہیں۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

ایک قبر کے مجاور کا قصہ: ریاست (دتا) کی جس کوٹھی میں میں رہتا تھا، اس کے احاطے میں جا بجا دو تین اونچے اور بڑے چبوترے، تین چار زبردست املی کے درخت اور ایک کنواں بھی تھا۔ کچھ دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ دراصل یہ زمین جس میں میری کوٹھی تھی، قدیم مسلمانوں کا قبرستان تھا جس کو آٹھ دس سال ہوئے ایک ہندو مدار المہام نے جیل سے قیدیوں کو بلا کر قبروں کو مسمار کرا کر جو ہزاروں کی تعداد میں تھیں ہل چلوا دیا اور اپنے لڑکے کے واسطے کوٹھی بنوائی۔ چبوترے بھی بلا تعویذ کے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ:

خدا ہی اس چپ کی داد دے گا جو تربتیں روند ڈالتے ہیں

عدم کے مارے ہوئے مسافر نہ بولتے ہیں نہ چالتے ہیں

انہیں قبروں میں ایک مسمار شدہ پختہ قبر سڑک کے قریب تھی جس کے خوشنما مقبرے کی جالی منقش سنگ مرمر اور سنگ سرخ کی تھی۔ پتھر اس قبر کے اوپر اور آس پاس ڈھیر کی شکل میں پڑے ہوئے تھے۔

میرے دریافت کرنے پر واقف کار لوگوں نے بتلایا کہ تیس چالیس سال پہلے جو مہاراجہ اس ریاست کے تھے، ان کے پاس ایک مسلمان طوائف تھی، شریف النفس، نیک طینت، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نہایت مخیرّ تھی۔ اس کی خیرات کا یہ عالم تھا کہ ہر جمعرات کو وہ تھیلوں میں روپے اور پیسے لے کر اور ہاتھی پر سوار ہو کر نکلتی اور غریبوں کو تقسیم کر دیتی۔ برسوں اس کا یہی معمول رہا۔ جب مر گئی تو مہاراجہ نے اس کا نہایت خوش نما مقبرہ تیار کرا دیا۔ جس کا مدار المہام کی سنگ دلی اور خود غرضی نے نشان تک باقی نہ رکھا۔

یہ میں جانتا ہوں کہ ہر چیز بن کر بگڑتی ہے اور بگڑ کر بنتی ہے۔ یہی قانون قدرت ہے لیکن اس طوائف کی خوبیوں کے حالات سن کر دل چاہتا تھا مقبرہ پھر اسی پہلی حالت میں ہو جائے۔ ہندو ریاست میں میرا اس کام کو کرنا میرے منصب کے منافی تھا۔ اسی حالت میں دو سال گزر گئے۔ حسن اتفاق دیکھئے کہ مہاراجہ کو بیس میل لمبی ایک پختہ سیمنٹ کی سڑک بنوانے کی ضرورت پیش آئی اور اس کا لاکھوں روپے کا ٹھیکہ ڈھول پور کے ایک مسلمان ٹھیکہ دار کو دیا گیا جو شریف النفس تھے۔ جب میرا ان سے کافی ربط ضبط ہو گیا تو ایک روز میں نے طوائف کی قبر دکھلائی اور واقعات سے باخبر کیا۔ ٹھیکہ دار صاحب نے پتھروں کے ڈھیر کا جائزہ لیا اور از سر نو اس مقبرے کو بطور کار خیر بنوانے پر رضا مند ہو گئے اور چند ہی مہینے میں مقبرہ تیار ہو گیا۔

اس واقعے کو بھی ایک سال گزر گیا اور کوئی معترض نہ ہوا۔ ایک روز مجھے عجیب مذاق سوجھا۔ میں نے اپنے گارڈ کے ایک معمر سپاہی کو جس کی پنشن ہونے والی تھی بلا کر کہا کہ پنشن کے بعد تمہارے بال بچوں کی گزر مشکل سے ہوگی۔ طوائف کی قبر کا مجاور بن جا۔ اس کی آمدنی سے بآسانی کام چل جائے گا۔ ترکیب بہت آسان ہے۔ آج ہی رات کو فرضی خواب دیکھ یعنی ایک بزرگ خواب میں نظر آئے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ طوائف جس کی یہ قبر ہے اپنی نیکیوں کی وجہ سے آسمان کی حوروں میں جا کر مل گئی۔ قبر خالی تھی، مقبرہ خوبصورت ہے اس پر میں قابض ہو گیا ہوں، جو شخص جمعرات کے روز مٹھائی لا کر فاتحہ دلائے گا اور کچھ نقدی پیش کرے گا اگر کوئی اس کے گھر میں بیمار ہوگا تو وہ خدا کے حکم سے شفایاب ہو جائے گا۔ اس خواب کا ذکر پہلے تو گارڈ کے سپاہیوں سے کرنا، اس کے بعد شہر میں کرنا۔

ریاست بھرت پور میں بھی میں نے ایک شخص کو یہی ترکیب بتلائی تھی۔ شہر سے فاصلے پر ایک گاؤں کا سڑک سے متصل ایک قبرستان تھا جہاں سڑک کے گھماؤ کی وجہ سے دو بسیں الٹ چکی تھیں۔ ایک قبر کا وہ مجاور بن گیا تھا، ہندو اور مسلمان سب مٹھائی اور چڑھاوا چڑھاتے۔ بس، لاری اور موٹر ڈرائیور جو اس طرف سے گزرتے کچھ نہ کچھ دے کر جاتے۔ خدا کی قدرت، یا تو وہ شخص نان شبینہ کا محتاج تھا یا اس ذریعہ سے اس کی گزر اوقات بخوبی ہونے لگی۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ تم بھی یہی پیشہ اختیار کرو۔ مذاق ہی مذاق میں اس نے میری بتلائی ہوئی ترکیب پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ ہمارے ملک میں توہم پرستوں، جاہلوں، ضعیف الاعتقادوں کی کیا کمی ہے، میری موجودگی کے زمانے میں تو اس کا کام زیادہ نہ تھا، لیکن معلوم ہوا کہ دو تین سال کے بعد آمدنی میں اضافہ ہو گیا۔ بعض مزارات کے بارے میں جو عجیب و غریب واقعات مشہور ہیں کیا عجب ہے کہ اسی قسم کے پروپیگنڈوں کا نتیجہ ہو۔ (عمر رفتہ ص ۲۸۱ تا ۲۸۳)

مولانا رحیم بخش چاچڑ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کندھ کوٹ کے امیر حضرت مولانا رحیم بخش چاچڑ کی والدہ محترمہ مختصر علالت کے بعد ۲۴؍اکتوبر ۲۰۲۳ء بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ نیک صالح صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھی۔ مرحومہ کے بیٹے اور پوتے الحمدللہ حافظ اور عالم ہیں جو ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے مولانا رحیم بخش چاچڑ سے ان کی والدہ کی وفات پر تعزیت کی اللہ پاک مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

حیات الانبیاء علیہم السلام پر مطبوعہ کتب کی یکجا اشاعت

مولانا محمد انس ملتان

قارئین کرام! تمام انبیاء کو اس دنیوی زندگی کے بعد بھی اپنے اپنے مزارات مقدسہ میں ان کے دنیوی اجساد کو حیات حاصل ہے۔ وہ اپنی اپنی جگہ محفوظ وسالم ہیں۔ جب تمام انبیاء کو یہ مرتبہ حاصل ہے تو آں حضرت ﷺ کا کیا مقام ومرتبہ ہوگا۔ العظمۃ للہ ولرسولہ! عقیدہ حیات النبی ﷺ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ شمار ہوتا ہے، اہل سنت کے تمام طبقات کا اس پر اتفاق رہا ہے۔

ہمارے ملک میں ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۸ء کے دوران اس پر ایک طبقہ نے بالکل نیا الگ مؤقف اختیار کیا۔ اس پر بہت ساری ابحاث نے بھی سر اٹھایا، ''عذاب قبر، سماع موتی، عالم برزخ، اجساد مثالی وغیرہ۔'' بھی اس ضمن میں زیر بحث آئے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور، حضرت مفتی عبدالقدوس ترمذی، حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ، حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، حضرت مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی، مولانا عبدالحق خان بشیر اور اس موضوع کے دیگر اسپیشلسٹ حضرات سے فرداً فرداً مختلف اوقات میں یا فون کے ذریعہ عرض کیا گیا کہ اس موضوع پر اہل سنت علماء دیوبند کی طرف سے جو کتابیں مختلف اوقات میں شائع ہوئیں انہیں یکجا ایک سیٹ کی شکل میں شائع کر دیا جائے تو کیسا رہے گا؟ اس کی ضرورت وافادیت ہے یا نہیں؟ جن حضرات سے مشاورت کی یا جن حضرات کو اس ارادہ کا علم ہوا۔ بلا استثناء سبھی حضرات نے اس پر اتنی خوشی وانبساط ومسرت کا اظہار کیا۔ حیرت ہوئی کہ تمام حضرات اس کی افادیت وضرورت پر نہ صرف متفق اللسان ہیں بلکہ تمام حضرات نے اسے اپنی دلی تمنا قرار دیا۔

سب سے زیادہ ان کتب کا ذخیرہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔ ان کی فہرست مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی نے تشریف لاکر ملاحظہ کی۔ مولانا نیاز احمد اوکاڑوی بھی مشاورت میں شریک ہوئے۔ حضرت مولانا محمد الیاس گھمن کے ادارہ مرکز اہل سنت کی لائبریری میں موجود کتب کی فہرست منگوائی گئی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے ''ختم نبوت لائبریری'' میں اس موضوع کی موجود کتب ایک دن لگا کر ایک ایک کتاب کو ملاحظہ کیا۔ کتب ورسائل حتی کہ چند صفحاتی پمفلٹوں تک کو ملاحظہ فرمایا۔ مولانا محمد عمران سلفی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر اس موضوع پر جو کتابیں ''ختم نبوت لائبریری'' میں موجود نہ تھیں اور مولانا منیر احمد منور مدظلہم کے پاس تھیں وہ بھی مولانا محمد وسیم اسلم کے ذریعہ بھجوادیں کہ

ان کو دیکھ کر جو کتب بازار سے مل جائیں منگوالی جائیں جو نہ ملیں تو ان کا فوٹو کرالیا جائے۔ چک ۸ ۷ مرکز اہل سنت کی لائبریری سے اس طرح کی کتب فوٹو کرانے کے لئے مل گئیں۔ مزید بھی جہاں جہاں سے پتہ چلا تو اس موضوع پر خاصہ نیا ذخیرہ جمع ہو گیا۔

’’ختم نبوت لائبریری‘‘ میں پہلے سے موجود کتب کا مولانا منیر احمد منور نے انتخاب کیا کہ ان کو سیٹ میں شائع ہونا چاہئے۔ اب مزید جو کتب و رسائل خریدے گئے، انہوں نے بھجوائے یا فوٹو کے لئے عنایت کئے وہ بھی درجنوں کتب و رسائل مزید جمع ہو گئے۔ ان میں سے انتخاب کے لئے دوبارہ حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم سے مراجعت کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔ بعض کتب کی تصحیح کے لئے بھی اہل ذوق کو کہا گیا۔ مثلاً حضرت مولانا خالد محمود کی کتاب (مقام حیات دو جلد دوں) کی تصحیح کا کام مولانا محمد رضوان عزیز نے اپنے ذمہ لیا۔ حضرت امام بیہقی، حضرت امام سبکی، حضرت علامہ سیوطی، حضرت حافظ ابن ابی الدنیا اور دیگر حضرات کے قدیم رسائل کے متن پر تحقیق و تخریج وار دو ترجمہ کا کام مولانا نیاز احمد صاحب نے اپنے ذمہ لیا۔

قارئین کرام! آپ یہ جان کر یقیناً خوشی محسوس کریں گے کہ اس موضوع پر قدیم و جدید، ضخیم اور عظیم کتب و رسائل تقریباً ڈیڑھ سو سے زیادہ ہمارے پاس جمع ہو گئے ہیں یا قابل تلاش ہیں۔ ان میں سے انتخاب کے بعد ایک سو سے سوا سو کے لگ بھگ کتب و رسائل و اشتہار ایسے ہوں گے جو یکجا سیٹ کی صورت میں شائع کرنے کا سوچا جا رہا ہے۔ اس کی کتنی جلدیں بنیں گی، ابھی سے اس بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بظاہر یوں لگتا ہے کہ بیس جلدوں کا سیٹ تو بنے گا ہی۔ لیکن اس میں کمی بیشی کا احتمال موجود رہے گا۔

ان کتب و رسائل کی فراہمی اور دستیابی کے لئے ملک بھر کے اہل علم نے جس محبت سے نوازا اس کا تصور کرنے سے بھی دل کو سرور اور وجد ملتا ہے۔ مزید اہل علم حضرات کے پاس اس موضوع پر جو کتب و رسائل ہوں تو وہ مولانا عتیق الرحمٰن سیفی: فون نمبر: ۰۳۴۴۷۱۲۱۹۶۷ پر ان کتب کا ٹائٹل واٹس اپ کر دیں گے تو درکار ہونے کی صورت میں ان کتب و رسائل کو ’’زیر تلاش‘‘ میں شامل کر لیں گے اور دستیاب نہ ہونے کی صورت میں اس کی فوٹو لینے کے لئے آپ سے رابطہ کر لیں گے۔ اس علمی معاونت پر آپ کا شکریہ ادا کریں گے۔

اس وقت تک اس موضوع پر ۱۴۷ کتب و رسائل جمع ہو گئے ہیں، ان سے انتخاب کے بعد بوقت ضرورت حتمی فہرست شائع کی جائے گی۔ یہ منصوبہ کتنا فائدہ مند ہوگا۔ اس سے کتنا علمی و معلوماتی ذخیرہ یکجا ہو جائے گا۔ اس کے کیا کیا خوش کن مناظر سامنے آئیں گے؟ اس بارہ میں قبل از وقت کچھ کہنا مشکل ہے۔ لیکن اتنا ذخیرہ علم اس موضوع پر یکجا جمع و محفوظ ہو جانے اور اس بڑی علمی خدمت سے تو کسی کو انکار نہ ہوگا۔

ان کتب و رسائل کے جمع و ترتیب سے جوں ہی فرصت ملی تو امید واثق ہے کہ رمضان المبارک کے

آغاز میں اس کی کمپوزنگ شروع ہوجائے گی۔اس کام میں جمع وترتیب، تخریج وتحقیق اور پروف ریڈنگ جیسے مراحل میں حصہ ڈالنے اور اس کام میں حسبۃً للہ شرکت کے لئے اہل علم تیار ہوں تو ہمیں خوشی ہوگی۔ ہمہ جہتی رابطہ کے لئے مولانا عتیق الرحمٰن سیفی کے مذکورہ بالا نمبر پر رابطہ فرمائیں۔ہمیں اس علمی کام کے لئے آپ کی رائے اور تعاون کا انتظار رہے گا۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ!

(محمد انس، مکتبہ سراجیہ لنشر الکتب الاسلامی، جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تین روزہ تبلیغی وجماعتی دورہ ضلع جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۲۰؍اکتوبر کو ضلع جھنگ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے تو مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اپنے رفقاء سمیت آپ کا استقبال کیا۔ ۲۰؍اکتوبر کو جامع مسجد مظاہر العلوم نزد ہسپتال روڈ وسلطان اٹھارہ ہزاری میں جمعہ المبارک کے عوامی اجتماع سے خطاب فرمایا جبکہ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامعہ محمدیہ اٹھارہ ہزاری میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ عصر کی نماز کے مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد سراجیہ روڈ وسلطان اٹھارہ ہزاری میں علماء کنونشن سے خطاب فرمایا رات کا قیام جامعہ محمدیہ اٹھارہ ہزاری میں رہا۔

۲۱؍اکتوبر بعد نماز فجر آپ نے مولانا مفتی طاہر کے اصرار پر جامعہ محمدیہ میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔ بعدازاں آپ نے جامعہ رشیدیہ جھنگ میں قاری محمد شفیق کی دعوت پر جامعہ کے طلباء میں درس ختم نبوت سے بیان کیا۔ بعد نماز ظہر تا عصر اپنے دارالعلوم سراجیہ محلہ صدیق آباد میں منعقدہ دوروزہ ختم نبوت کورس کی افتتاحی نشست سے خطاب فرمایا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ رات کا قیام جامع مسجد قاضیاں والی میں قاری خلیل احمد ہاں قیام رہا۔

۲۲؍اکتوبر بعد نماز فجر آپ نے جامع مسجد قاضیاں والی میں درس قرآن ارشاد فرمایا بعدازاں اسی مسجد میں علماء جھنگ کے اعزازے میں دیئے گیے صبح کے ناشتہ میں شرکت فرمائی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ دوپہر کو آپ جامعہ علوم شرعیہ ٹوبہ روڈ میں سید مصدوق حسین شاہ سے طویل ملاقات ومشاورت کرکے آپ دارالعلوم سراجیہ محلہ صدیق آباد تشریف لائے جہاں پر آپ نے دوروزہ ختم نبوت کورس کی اختتامی نشست سے خطاب فرمایا اور اپنے دست مبارک سے شرکاء کورس میں مفت کتابچے اور لٹریچر تقسیم کیا۔ بعدازاں آپ اپنے رفقاء مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا محمد حنیف سیال کو لے کر مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر تشریف لے گئے۔

مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری کا وصال

مولانا اللہ وسایا

جامعہ مظاہر العلوم سہارن پور کے ناظم اعلیٰ، نامور عالم دین حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری ۶؍اکتوبر ۲۰۲۳ء جمعہ کے روز قبل از مغرب سہارن پور میں انتقال فرماگئے۔ اناﷲ وانا الیہ راجعون!

برکۃ العصر شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ کے نواسے مولانا سید محمد شاہد ۲۱؍جنوری ۱۹۵۱ء جمعہ کو اپنے نانا کے گھر سہارن پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۸؍جولائی ۱۹۵۶ء خانقاہ عالیہ رائے پور میں تعلیم کی بسم اللہ ہوئی۔ ۲۲؍فروری ۱۹۶۰ء جمعہ کو حضرت جی مولانا محمد یوسف تبلیغ کے دوسرے امیر کے سامنے، مولانا انعام الحسن کاندھلوی تبلیغ کے تیسرے امیر اور مولانا حکیم سید محمد ایوب کی موجودگی میں حفظ کی تکمیل ہوئی۔ کچھ عرصہ عصری تعلیم بھی حاصل کی۔ ۶؍فروری ۱۹۶۶ء کو مظاہر العلوم میں درجہ متوسطہ میں باضابطہ داخلہ ہوا اور اس سال رمضان المبارک کی تراویح میں مسجد حکیماں والی اپنی خاندانی مسجد میں قرآن مجید سنایا۔

۱۵؍جنوری ۱۹۶۹ء مولانا انعام الحسن کاندھلوی کی صاحبزادی سے آپ کا عقد ہوا۔ شعبان ۱۳۹۰ھ، اکتوبر ۱۹۷۰ء میں مظاہر العلوم سہارن پور سے دورہ حدیث مکمل کیا۔ حضرت مولانا محمد یونس جونپوری کے ہاں بخاری شریف و مسلم شریف، مولانا محمد عاقل صاحب کے ہاں ابوداؤد اور نسائی شریف، مولانا مفتی مظفر حسین کے ہاں ترمذی شریف، مولانا اسعد اللہ کے پاس طحاوی شریف پڑھیں۔ اگلے سال دسمبر ۱۹۷۰ء سے اکتوبر ۱۹۷۱ء تک بیضاوی، مدارک، درمختار، ملاحسن، دیوان متنبّی پڑھ کر تکمیل کا کورس مکمل کیا۔ شوال ۱۳۹۲ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۲ء سے مظاہر العلوم میں تدریس کا آغاز کیا اور تا دم واپسیں مظاہر العلوم ہی میں متوسطہ سے دورہ حدیث شریف تک اسباق پڑھائے۔ تدریس میں بھی مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری اپنے بزرگوں کی روایات کے امین رہے۔

مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اپنی پیدائش سے لے کر حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ کے وصال تک ان کے شب وروز اپنے نانا شیخ الحدیث کے زیر تربیت وزیر سایہ گزرے۔ ان کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ درس وتدریس، تصوف وتبلیغ، تصنیف وتالیف، مظاہر العلوم کے نظم ونسق میں حضرت شیخ الحدیث کی روایات کا پرتو لئے ہوئے تھے۔ مظاہر العلوم کی تعمیر وترقی، تعلیمی وتربیتی ماحول کو وہ عروج بخشا جو آپ کا ہی حصہ تھا۔ آپ بیک وقت مظاہر العلوم کی نظامت اور نظام

الدین دہلی کے تبلیغی مرکز کی خدمت دونوں کو اپنے ساتھ لے کر چلے۔ مظاہر العلوم اور نظام الدین کے معاملات کے مدوجزر میں بہت ہی امن وسلامتی، دور بینی و بیدار مغزی اور بالغ نظری سے حالات کی کشتی کو صحیح سمت پر منزل ساحل پر جا کر اتارا۔

جامعہ مظاہر العلوم کی تاریخ، اس کی خدمات، مظاہر العلوم کے فضلاء کے حالات واقعات پر ایسی شاندار اور وقیع کئی کتابیں تحریر کیں جو تاریخ میں اپنے مثالی کردار کی حامل ہیں۔ مظاہر العلوم کی تاسیس سے لے کر اس وقت تک کی مکمل تاریخ کا ایسا نقشہ قلم بند کیا کہ برصغیر کی پوری تاریخ کا خلاصہ بھی قلم بند ہوگیا۔ تاریخ مظاہر اور خدمات مظاہر پر شاہ کلید کی حیثیت رکھتے تھے۔

مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری کے بیرون کے بہت تبلیغی اسفار ہوئے۔ جہاں تشریف لے جاتے اپنی باغ و بہار شخصیت کی یادیں چھوڑ آتے۔ ان کا ایک تبلیغی و علمی بہت بڑا حلقہ تھا۔ حضرت شیخ الحدیث کی علمی جانشینی اور ان کے خاندان کے جملہ اکابر کی روایات کے آپ علمبردار تھے اور اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کہ وہ عبقری انسان تھے۔ شب وروز دینی تعلیم کو ترویج دینے اور پروان چڑھانے میں آپ کا ایک مثالی کردار رہا۔ درجنوں کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ جس میں بعض کتابیں کئی جلدوں میں ہیں۔

۱۹۹۳ء سے جامعہ مظاہر علوم کے امین عام تھے، اس وقت اپنے حالات زندگی حیات مستعار کے نام سے لکھ رہے تھے، جس کی تین جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ چوتھی اور آخری جلد زیر تصنیف تھی، جامعہ مظاہر علوم اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے باہمی تعلقات پر ایک دستاویزی کتاب ’’دو علمی آبشار‘‘ طباعت کے لئے پریس جا چکی ہے۔

ماہنامہ مظاہر العلوم کے مدیر مولانا عبداللہ خالد قاسمی، مولانا شاہد سہارن پوری جامعہ مظاہر العلوم کے ناظم اعلیٰ کی بابت لکھتے ہیں کہ: ’’مدرسہ کے داخلی وخارجی معاملات ومسائل پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے، طلبہ کے مسائل، تعلیمی سرگرمیوں پر نظر، اس کے استحکام کے لئے مسلسل کوشش، مدرسہ کے مالیاتی نظام کو باریک بینی سے دیکھنا اور اس کے سلسلہ میں صائب اور درست فیصلے کرنا۔ یہ وہ امتیازی خصوصیت تھی جن کی بناء پر برملا یہ کہا جاتا ہے کہ مظاہر علوم کی تاریخ میں ایسی جفاکش، محنتی اور تدبیر وتدبر کی حامل شخصیت نہیں گزری۔

مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری کے عہد نظامت میں جامعہ مظاہر العلوم میں تحفظ ختم نبوت پر تخصص کا شعبہ قائم کیا گیا جس کے مسئول آپ تھے۔ آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات کا سینکڑوں کتابوں پر مشتمل سیٹ منگوایا۔ قدیم کتب کے فوٹو بھجوائے گئے۔ آپ سے ایک غائبانہ تعلق قائم ہوا۔ آپ رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع پر تشریف لائے فقیر زیارت کے لئے جا پہنچا۔ ان کی علمی ادبی، معلوماتی باوقار گفتگو نے ان

کا گرویدہ بنا دیا۔ ایک بار حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کی نوازش سے جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام حضرت شیخ الہند سیمینار پر جانا ہوا۔ اس موقع پر مظاہر العلوم بھی حاضری کی بابت اپنے تاثرات لکھے۔ ملاحظہ ہوں:

’’وفد کی سہارن پور میں حاضری

سرہند شریف سے چل کر آگے قافلہ کی منزل سہارن پور تھی۔ شیخ الحدیث، برکۃ العصر، حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے جانشین حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی کے ہاں حاضری تھی اور عشائیہ تھا۔ سرہند شریف سے چلے، راستہ میں انبالہ سے گزرے، مغرب بھی کسی پٹرول پمپ پر حضرت قائد محترم کی امامت میں پڑھی۔ عشاء کے بعد سہارن پور پہنچے۔ میرے مخدوم حضرت مولانا سید محمود میاں نے راستہ میں بتایا کہ سہارن پور کا اصل نام شاہ ہارون پور تھا۔ وہ اس شہر کے بانی تھے۔ زمانہ گزرنے سے شاہ ہارون پور سے سہارن پور ہوگیا۔ اس طرح آپ نے بتلایا کہ لاہور میں ایک گیٹ ’’مستی گیٹ‘‘ ہے۔ اس کا اصل نام مسجدی گیٹ تھا۔ اس گیٹ کے ساتھ مسجد ہے۔ مسجد کو پنجابی میں مسیت کہتے ہیں تو مسیتی گیٹ ہوا پھر آگے چل کر ’’مستی گیٹ ہوگیا۔

رات عشاء کے بعد سٹی سنٹر میں واقع حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری استاذ الحدیث، ناظم مظاہر العلوم کی سربراہی میں مدرسے کا عملہ، منتہی طلباء اور خواص استقبال کے لئے جمع تھے۔ ایک ایک گاڑی مکان کے دروازہ پر لگتی، مہمان اترتے۔ مصافحہ ومعانقہ ہوتا۔ مہمان گھر کی طرف روانہ ہوتے، پھر دوسری گاڑی لگتی۔ جب ہماری گاڑی لگی، فرنٹ سیٹ سے مولانا امجد خان اترے۔ استقبال ہوا۔ اس کے بعد فقیر نے دروازہ کھولا۔ اترنے کے لئے سنبھلا۔ گاڑی سے سر نکالا تو مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری نے پہچان لیا۔ بڑی محبت سے اعلان کرتے ہوئے خوب زور زور سے فرما رہے ہیں: ’’لو ہمارے مولانا اللہ وسایا بھی آ گئے۔‘‘ اب طلباء اور اساتذہ نے فقیر کو گھیر لیا۔ حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی سے ملے۔ فقیر ابھی بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ ایک دفعہ پھر ارتعاش پیدا ہوا کہ میر کارواں قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن تشریف لائے۔ حضرت مولانا طلحہ کاندھلوی نے بازو آپ کے گلے میں حمائل کئے۔ اس منظر کو دیکھ کر محبت کے مارے آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ اب تمام آچکے تو حضرت مولانا محمد شاہد صاحب نے مجھے فرمایا کہ رائیونڈ سے واپسی پر ’’احتساب قادیانیت‘‘ کی باون جلدیں لے کر آیا تھا۔ بارہ ہزار جہاز والوں کو کتاب کا کرایہ دینا پڑا۔ لیکن مکمل سیٹ لیکر آیا تھا۔ آج وہ سیٹ طلباء کو مطالعہ کے لئے جو ختم نبوت پر تخصص کر رہے ہیں، ان کو دینا تھا۔ آپ کا تذکرہ وتعارف ہوا۔ گھنٹہ بھر کتاب کا تعارف ہوا۔ معلوم بھی نہیں تھا کہ آپ آج آئیں گے۔ آپ کو دیکھا تو دل باغ باغ ہوگیا۔

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کا نقشہ

قارئین! یہ حضرت شیخ الحدیث کا مکان ہے۔ آج ہم وہاں ہیں جہاں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا یحییٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر مولانا ہارون رحمۃ اللہ علیہ تک، سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر مولانا سید اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ تک، غرض برصغیر کی کوئی اہم دینی وعلمی شخصیت ایسی نہیں جس نے یہاں قدم نہ ٹکائے ہوں۔ آج وہاں اس اعزاز کے ساتھ حاضری، بھلا تصور تو کریں؟ وہی مکان، میرے خیال میں ایک اینٹ کا بھی اضافہ نہیں ہوا۔ وہی پرانا دستی پمپ (نلکا) بس دیکھتے ہی رہ گیا۔ دیوانوں کی طرح محوحیرت ہوں۔ وضو سے فارغ ہوا۔ مولانا محمد شاہد نے پھر پکارا: ادھر آئیے! فقیر جہاں کھڑا تھا، بیٹھ گیا۔ وہ مسکرا کر خاموش ہوگئے۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی رش سے بچنے کے لئے فقیر کے قریب ہوئے۔ دسترخوان لگا۔ برکتوں اور محبتوں کا پرتو لئے ہوئے تھا۔ کھانا سے فارغ ہوئے۔ حضرت مولانا طلحہ کاندھلوی سے اطمینان سے مصافحہ ہوا۔ دعائیں لیں۔ اور مسجد آگئے۔ یہ محلّہ کی جامع مسجد جہاں سالہا سال حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اعتکاف کیا۔

قائد جمعیت کا جامعہ مظاہر العلوم میں خطاب

سنن ونوافل، وتر سے فارغ ہوئے تو حضرت مولانا سید محمد شاہد صاحب سہارنپوری نے اعلان کیا۔ تمام اساتذہ طلباء ممبر کے قریب جمع ہوگئے۔ اچھا بھلا جلسہ کا سماں بن گیا۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے علم، علماء، طالب علم، کتاب، مدرسہ، حدیث، مسند حدیث، حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پر اتنی مربوط وجامع گفتگو کی جو کلام الملوک کا مصداق تھی۔ جامع ومختار خطاب پر اہل علم جھوم جھوم اٹھے۔

مظاہر العلوم میں شعبہ ختم نبوت

گاڑیوں میں بیٹھنے کے بجائے مسجد ومدرسہ کی وسیع وعظیم خوبصورت عمارت سے نکلے تو سڑک کے اس پار ’’شیخ الحدیث منزل‘‘ تھی۔ جو کئی منزلہ اور فن تعمیر کا شاہکار، نئی، چمک دار اور آب دار۔ وہاں چائے پی تو مولانا راشد صاحب گورکھپوری نے تعارف کرایا۔ جو تخصص ختم نبوت کے شعبہ میں مدرس ہیں۔ اپنی کلاس تخصص میں لے گئے۔ کتابوں کو دیکھا۔ پاکستان میں شائع شدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جملہ اہم کتب موجود تھیں ’’قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ‘‘ جسے اس فقیر نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے

حکم پر تخریج کر کے ملتان سے شائع کیا تھا۔ اس پاکستانی نسخہ کا عکس ہندوستان میں طبع کیا گیا ہے۔ اسے دیکھا تو گمان نہیں، یقین ہونے لگا کہ حق تعالیٰ فقیر کی بخشش ضرور فرمائیں گے۔ خیر کیا عرض کروں۔ بہت خوشی ہوئی۔ اتنے میں حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری تشریف لائے۔ بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا۔ مبارک باد دی۔ وفد گاڑیوں میں بیٹھا۔ حسرت بھری نظروں سے مظاہر العلوم کے جاہ وجلال، بزرگوں کی محنت اور ان کے قدموں کے نشان پر خود کو کھڑا پا کر جو مسرت حاصل ہوئی، اسے سمیٹتے ہوئے گاڑیوں میں بیٹھے کیا، بس بٹھا دیئے گئے۔

دار العلوم دیوبند کی طرف روانگی

گاڑیاں چلیں تو سامنے دار العلوم دیوبند جانے والی سڑک، پشت کی جانب مظاہر العلوم۔ ہاں قبلہ! وہ مظاہر جسے حضرت مولانا احمد علی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ، محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کیا۔ حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ اس ماحول سے کیونکر رخصتی ہوئی؟ کیفیات بیان کروں بھی تو کیسے؟ کل سے انڈیا میں پھر رہے ہیں اور اب رات گئے دیوبند جارہے ہیں۔ حضرت مولانا سید محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید، حضرت مولانا سید محمد میاں ناظم عمومی، جمعیت علماء ہند کے پوتے ہیں۔ آپ کا خاندان آگے چل کر حاجی عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔ جو دار العلوم دیوبند کے بانی رکن تھے۔ مولانا سید محمود میاں نے حالات وواقعات سہارنپور و دیوبند کے تذکروں پر مشتمل سنائے۔ گاڑیاں شہر کے وسط سے چلی تھیں۔ نکلتے نکلتے پورے شہر کا نظارہ ہوگیا۔ گویا حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی ”آپ بیتی“ کا دیدار ہوگیا۔ وہ ریلوے سٹیشن جہاں سے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اتر کر آرہے ہیں اور پھر یوں سڑک کے راستے رائے پور جارہے ہیں۔ وائے عاشقی! میں کیا بیان کروں؟ کیا ترک کروں؟“ (ایک ہفتہ شیخ الہند کے دیس میں ص ۲۹ تا ۳۲)

ایک بار رائے ونڈ کے اجتماع پر مولانا محمد شاہد سہارن پوری تشریف لائے ان دنوں آپ ”تحریک آزادی میں مظاہر العلوم کے کردار“ پر لکھ رہے تھے۔ کسی زمانہ میں مجلس احرار اسلام کل ہند کی سہارن پور کا یونٹ ہفتہ روزہ افضل سہارن پور شائع کرتا تھا۔ مولانا شاہد کو اس کی فائل درکار تھی۔ ان کے علم میں تھا کہ اس ماہنامہ کی فائل مجلس تحفظ ختم نبوت کی ختم نبوت لائبریری میں ہے۔ آپ نے رائے ونڈ سے فون کرایا کہ اس کی فائل دو دن کے لئے مجھے لاہور بھجوائی جائے۔ راقم نے عزیزی مولانا حافظ محمد انس سے عرض کی کہ یہ فائل آپ لے کر جائیں۔ آپ ان کو لاہور پہنچائیں اور ان سے عرض کریں کہ تسلی سے اس پر کام کر کے بھجوا دیں۔ ضرورت ہو تو ساتھ بھی لے جاسکتے ہیں۔ استفادہ کے بعد واپس آجائے گی۔ اس پیغام پر ان کی طبیعت شگفتہ

ہوگئی۔لیکن ایسے ضابطہ کے انسان تھے کہ حافظ محمد انس صاحب کو روک لیا دو دنوں میں دن رات کر کے پوری فائل کمپیوٹر میں محفوظ کر کے واپس دی۔ آنے جانے کا اصرار کے ساتھ کرایہ بھی دیا۔محمد انس کے لئے مارے احترام کے انکار کا یارا نہ رہا۔

شائع کی تو ملتان بھی بھجوائی اس کے بعد ایک بار رائے ونڈ آئے یاد بھی فرمایا۔فقیر پہلے سے طے شدہ سفر پر تھا۔حاضری نہ ہو پائی۔اب تو آپ وہاں چلے گئے جہاں سب نے جانا ہے۔وہ ایک عالم ربانی، عظیم مدرس، عظیم متکلم، نامور صاحب قلم اور کئی خوبیوں کا مرقعہ تھے۔ان کے جانے کے بعد مدتوں یہ خلا پر ہوتا نظر نہیں آتا۔لیکن اللہ تعالیٰ تو بہر حال ہر چیز پر قادر ہیں اور اس میں کلام نہیں۔حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔آمین!

تحفظ ختم نبوت و تحفظ بیت المقدس اجتماع لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حفیظ سنٹر گلبرگ لاہور کے زیر اہتمام ۱۲؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت و تحفظ بیت المقدس اجتماع منعقد ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، ناظم تبلیغ لاہور مولانا عبدالعزیز، مجلس حفیظ سنٹر کے عہدیداران حافظ محمد عرفان، محمد رضوان، شہریار نے شرکت کی۔اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ اسرائیلی جارحیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی بھی کیا اور عوام الناس سے اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔

یکجہتی فلسطین میں اسرائیل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ اچھرہ موڑ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۱۳؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کو اسرائیلی مظالم کے خلاف یکجہتی فلسطین احتجاجی مظاہرہ اچھرہ موڑ لاہور میں منعقد کیا گیا۔جس میں علماء اور اچھرہ کی تاجر برادری نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔اس موقع پر زبردست جذباتی ماحول دیکھنے میں آیا۔غیور شہریوں کی طرف سے یکجہتی فلسطین کارواں میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف فلک شگاف نعرے لگائے جاتے رہے۔مقررین کے خطابات کے دوران شرکاء کا فلسطینی بھائیوں سے محبت کے حوالے سے جذبہ دیدنی تھا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سیکرٹری جنرل مولانا قاری علیم الدین شاکر، لاہور مجلس کے نائب امیر میاں پیر رضوان نفیس، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا ذکی اللہ کیفی، تاجر راہنما علی، انجینئر حافظ نعیم الدین شاکر و دیگر راہنماؤں نے خطاب کیا۔

مسافران آخرت

ادارہ

جناب محمد یوسف ثانی کا وصال

تبلیغی جماعت کے راہنما اور دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد کے بانی حضرت مولانا مفتی زین العابدین کے دوسرے صاحبزادہ جناب حافظ یوسف ثانی کا ۱۱؍اکتوبر۲۰۲۳ء کو قضائے الٰہی سے فیصل آباد میں انتقال ہوگیا۔ حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کاملہ فرمائیں اور جنت میں انہیں اعلیٰ مقام نصیب ہو، آمین! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک مرحوم کے صاحبزادگان اور دارالعلوم پیپلز کالونی کے مہتمم مولانا محمد یوسف ثالث سے تعزیت عرض کرتے ہوئے ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی کا سانحہ انتقال

تحریک آزادی ہند کے ممتاز راہنما مجلس احرار اسلام کل ہند کے بانی رکن حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے پوتے، مولانا انیس الرحمٰن لدھیانوی کے صاحبزادہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ۱۱؍اکتوبر۲۰۲۳ء کو امریکہ میں انتقال فرمائے آخرت ہوئے۔ آپ ستمبر۱۹۵۶ء میں مولانا انیس الرحمٰن لدھیانوی کے ہاں جامع مسجد محلہ خالصہ کالج فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۸ء میں اپنے والد گرامی کی زیرنگرانی جامعہ ملیہ اسلامیہ میں قرآن مجید حفظ مکمل کیا۔ جامعہ اشرف المدارس گرونانک پورہ فیصل آباد، جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور، جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں آپ نے دینی تعلیم حاصل کی۔ جامعہ خیرالمدارس ملتان سے ۱۹۷۶ء میں دورہ حدیث شریف مکمل کیا۔

۱۹۷۸ء سے اپنے والد کے وصال کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ کے مہتمم مقرر ہوئے۔ ۲۰۰۴ء سے ماہنامہ ملیہ کا اجراء کیا۔ اس کے بانی اور تاحیات مدیر رہے۔ ماہر لکھاری تھے۔ جس موضوع پر قلم اٹھاتے معلومات کا ڈھیر لگا دیتے۔ طبیعت میں لدھیانوی جلال تھا، نقد قائم کرنے میں سخت طبیعت تھے۔ جسے لیتے آڑے ہاتھوں لیتے۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں خوب آدمی تھے۔ بیعت کا تعلق خانوادہ رائے پور کی آخری نشانی حضرت سید نفیس الحسینیؒ سے تھا، ان سے آپ کو خلافت بھی حاصل تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ارتداد پر سب سے پہلا فتویٰ تکفیر اور تاریخ ختم نبوت آپ کی مطبوعہ تصانیف ہیں، کئی کتب شائع ہونے کے لئے تیار ہیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن بہت ہی خوب بہادر انسان تھے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے زمانہ میں زیر تعلیم

تھے لیکن اس میں بھرپور حصہ لیا اور گرفتار بھی ہوئے۔ آپ کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا امریکہ میں ہیں ان سے آخری بار ملنے گئے تو بیماری نے آن گھیرا، مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق، آخر کار وقت آن پہنچا۔ امریکہ میں ہی انتقال ہوا اور وہیں پر تدفین عمل میں آئی۔ حق تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کو صدمہ

جمعیت علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کی خوش دامن کا ۱۱؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کو پشاور میں قضائے الٰہی سے انتقال ہوگیا۔ حق تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے سرفراز فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک حضرت مولانا مدظلہم کے اس صدمہ میں برابر شریک غم ہیں۔

مولانا طارق جمیل کو صدمہ

معروف خطیب اسلام مولانا طارق جمیل کے صاحبزادہ عاصم جمیل حال ہی میں ایک حادثاتی موت کا شکار ہوگئے۔ حق تعالیٰ مولانا طارق جمیل اور ان کے خاندان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

جناب احمد فاروق زاہد جالندھری کا وصال

۱۷؍اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز منگل صبح جناب احمد فاروق زاہد جالندھری بقضائے الٰہی نشتر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے پوتے اور مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ نے سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ قرآن مجید پڑھا۔ قاسم العلوم گلگشت ملتان میں درس نظامی کے کچھ درجات پڑھے۔ ٹیکنیکل کالج ملتان سے دوسالہ ڈپلومہ حاصل کیا اور پھر اپنا کاروبار شروع کرلیا۔ کچھ عرصہ سے طبیعت ناساز تھی، صاحب فراش رہے اور پھر اللہ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اسی دن عصر کی نماز کے بعد جنازہ گاہ جلال باقری نزد لانگے خاں باغ ملتان میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا حافظ پیر محمد ناصر الدین خان خاکوانی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں ملتان کے معروف علماء کرام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جلال باقری قبرستان میں سپرد رحمت باری کردیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں۔ مرحوم نے اہلیہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کی پردہ غیب سے کفالت فرمائیں اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین (ادارہ)

جناب صوفی عبدالرزاق شجاع آبادی کا وصال

بستی مٹھو جلال پور روڈ شجاع آباد ضلع ملتان کے جناب صوفی عبدالرزاق ۲رنومبر۲۰۲۳ء بروز جمعرات صبح آٹھ بجے ڈرائیونگ کی حالت میں ہارٹ فیل ہونے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے عزیزوں میں سے تھے اور ان کے رفیق سفر کے طور پر ان کی گاڑی چلاتے تھے۔ ہارٹ کے مریض تھے، علاج کے بعد پھر ٹھیک ٹھاک فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ وفات کے روز چک ۴۵ فیروزہ سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد سلمان مبلغ ساہیوال اور ان کے اہل وعیال کے ساتھ سفر کا آغاز کیا۔ گاڑی چلاتے ہوئے ایک سپیڈ بریکر پر ہارٹ فیل ہوا۔ گاڑی سڑک سے اتری اور مٹی کے چھوٹے تودہ سے ٹکراتی ہوئی ایک پانی کے کھال سے ٹکرا کر رک گئی۔ گاڑی کی تمام سواریاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طفیل خیریت سے رہیں کسی کو خراش تک نہ آئی۔ گاڑی کے رکنے پر افراتفری میں جب انہیں دیکھا گیا تو وہ دوسرے جہاں تشریف لے جا چکے تھے۔ ریسکیو والے لیاقت پور لے گئے لیکن انہوں نے انتقال کی پہلے تصدیق کر دی۔ ایمبولینس کے ذریعے ان کی میت کو گھر لایا گیا، عشاء کی نماز کے بعد جنازہ ہوا۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سپرد کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ پسماندگان کے ساتھ برابر کا شریک غم ہے۔ (ادارہ)

مولانا عبدالغفار توحیدی کا وصال

راول پنڈی کے معروف عالم دین اور بزرگ راہنما ریلوے جامع مسجد کے خطیب شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے دست وبازو مولانا عبدالستار توحیدی مرحوم کے فرزند ارجمند مولانا عبدالغفار توحیدی ۴رنومبر۲۰۲۳ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی انتقال فرمائے آخرت ہوئے۔ مرحوم نامور عالم دین قومی خدمت گزار تھے۔ عمر بھر جمعیت علماء اسلام کے سٹیج سے گراں قدر مذہبی خدمات سرانجام دیں۔ تمام دینی وقومی تحریکوں میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ایک مسجد کے خطیب، ایک دینی ادارہ کے بانی اور تمام قومی کاموں میں صف اوّل کے راہنما کا کردار ادا کرتے رہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے والہانہ دلی لگاؤ رکھتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راول پنڈی کے راہنما مولانا قاضی ہارون الرشید کے بچوں کے ماموں تھے۔ خاصی عمر تھی اچانک دل کا عارضہ ہوا، دیکھتے ہی دیکھتے دنیا سے ہاتھ جھاڑ کر اللہ کے حضور چل دیئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ مجلس مرحوم کے جملہ خاندان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ (ادارہ)

قادیانیوں کو چاردیواری کے اندر بھی قربانی کی اجازت نہیں دی جاسکتی

(اگر وہ اس کے مرتکب ہوں تو مسلمانوں پر انہیں ملکی قانون کے مطابق منع کرنا لازم ہے)

مولانا محمد اشرف مجددی گوجرانوالہ

کفار کا قرب ان کی دوستی کا سبب بنتا ہے اور ان کی دوستی کفر کا سبب بنتی ہے کیوں کہ اس سے اسلام کی محبت کمزور پڑ جاتی ہے اور کفر کی برائی کم نظر آتی ہے۔'' شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۵۱ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں ''یعنی (کفار) مذہبی فرقہ بندی اور اندرونی بغض وعداوت کے باوجود باہم ایک دوسرے سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ یہودی یہودی کا اور نصرانی نصرانی کا دوست بن سکتا ہے اور جماعت اسلام کے مقابلہ میں سب کفار ایک دوسرے کے دوست اور معاون بن جاتے ہیں۔ **الکفر ملة واحدة!**

اسی آیت کی تفسیر میں آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں: ''رہے مسلمان جو اس قسم کی نیت اور منشا سے خالی ہوکر یہود ونصاریٰ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کریں چوں کہ ان کی نسبت بھی قوی خطرہ ہے کہ وہ کفار کی حد سے زیادہ ہم نشینی اور اختلاط سے متاثر ہوکر رفتہ رفتہ ان ہی کا مذہب اختیار کرلیں یا کم از کم شعائر کفر اور رسوم شرکیہ سے کارہ اور نفور نہ رہیں اس اعتبار سے **فانه منهم** کا اطلاق ان کے حق میں بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ حدیث **المرء مع من احب** نے اس مضمون کی طرف توجہ دلائی۔''

قادیانیوں کا مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کا طریقہ جسے وہ اپنائے ہوئے ہیں اور بہت واضح نظر آتا ہے کہ وہ مسلمان عوام کے قریب ہونے کے لئے طرح طرح کے حربے اختیار کرتے ہیں جیسے ڈاکٹر، ہومیو ڈاکٹر، حکمت، رفاہی کام جن سے مسلمانوں سے میل جول ہو، پھر مسلمانوں سے قریب ہوکر جاہل بھولے بھالے مذہب سے ناآشنا کمزور یقین والے، معاشی حالات سے تنگ یا کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے غربا محتاج مسلمانوں کو شکار کرلیتے ہیں، بیرون ملک ویزے، نوکریاں اور رشتے اس کے لئے کیچوے کا کام دیتے ہیں۔ انہیں حسین دنیا کی لالچ میں ہمیشہ کے لئے جہنم میں دھکیل دیتے ہیں۔

قربانی شعائر اسلام میں سے ہے اور یہ ایک ایسی عبادت ہے جو چھپ کر اور تنہا ہو ہی نہیں سکتی، مسافر سے قربانی کا وجوب اٹھانے کی حکمت یہی ہے کہ یہ نہ تنہا ہوسکتی ہے اور نہ ہی تنہائی میں ہوسکتی ہے۔

اسی سلسلے میں ملک العلماء علامہ کاسانیؒ المتوفی ۵۸۷ھ تحریر فرماتے ہیں: ''**فلا تجب علی**

المسافر لاتتأدّی بکل مال ولا فی کل زمان بل بحیوان مخصوص فی وقت مخصوص والمسافر لا یظفر بہ فی کل مکان فی وقت الاضحیۃ فلواجبنا ولیہ لاحتاج الیٰ حملہ مع نفسہ وفیہ من الحرج مالا یخفیٰ اواحتاج الیٰ ترک السفر وفیہ ضررٌ فدعت الضرورۃ الیٰ امتناع الوجوب ’’مسافر پر قربانی واجب نہیں کیوں کہ یہ ہر قسم کے مال سے نہیں خریدی جاسکتی اور نہ ہی ہر وقت قربانی کا ہے بلکہ قربانی کے لئے مخصوص جانور مخصوص وقت میں درکار ہے اور مسافر قربانی کے وقت میں ہر جگہ قربانی کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اگر اس پر قربانی واجب کی جائے تو اپنے ساتھ قربانی کے جانور کی نقل وحمل کی بھی ضرورت پڑے گی۔ اس میں بہت زیادہ تنگی ہے جیسا کہ ظاہر ہے یا پھر سفر چھوڑنا پڑے گا۔ اس میں بھی بہت زیادہ تکلیف ہے تو مجبوری اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ قربانی واجب نہ ہو۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ج۵ص۶۳)

اسی طرح کی بات علامہ زیلعیؒ نے (تبیین الحقائق ج۵ص۳) میں بھی تحریر فرمائی ہے۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ قربانی ایک ایسا اسلامی شعائر ہے جو بند جگہ یا تنہا نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے کافی تگ ودو کی ضرورت ہے۔ مثلاً قربانی کے جانور کی خرید وفروخت، گلی محلے میں باندھنا، چارہ پانی دینا، قصاب سے گوشت بنوانا اور مرزائی کا قتل کیا ہوا مردار اور حرام گوشت مسلمانوں میں تقسیم کرنا۔ اس اسلامی شعائر کی اجازت سے یقیناً مسلمانوں میں مرزائیوں کی منشا کے مطابق ان کے مسلمان ہونے کا تأثر ابھرے گا جو ہر طرح شرعاً اور قانوناً منع ہے اس سے مسلمانوں کے قریب ہوکر انہیں قادیانیت کی دعوت دینے اور اپنے جال میں پھنسانے کی راہ ہموار ہوگی جیسا کہ جناب محمد عرفان ندیم صاحب نے بھی اپنے کالم میں اس کی وضاحت کی ہے، اسلامی شعائر کا استعمال اگر نہ بھی ہو وہ کفار جو مسلمانوں کی آبادیوں میں رہتے ہیں تو مسلمانوں میں کفار کو گھلنے ملنے سے بچانے کے لئے ریاست کی ذمہ داری ہے کہ کفار کو ایسی علامت اختیار کرنے پر مجبور کرے جس سے ان کی الگ شناخت ہو، تاکہ کمزور مسلمانوں کا ایمان بچایا جاسکے۔

چنانچہ صاحب ہدایہ علی ابن ابی بکر المرغینانیؒ المتوفی ۵۹۳ھ تحریر فرماتے ہیں: ’’ویوخذ اھل الذمۃ بالتمیز عن المسلمین (الی ان قال) وانما یؤخذون اظھاراً للاصغار علیھم وصیانۃ لضعفۃ المسلمین (الی ان قال) فلولم تکن علامۃ ممیزۃ یعامل معاملۃ المسلمین وذالک لایجوز (الی ان قال) ویجب ای یتمیز نسائھم عن نسائنا فی الطرقات والحمامات ویجعل علیٰ دورھم علامات کیلایقف علیھا سائل یدعوھم بالمغفرۃ‘‘ اور اہل ذمہ (مسلمانوں میں رہنے والے غیر مسلم) کو مسلمانوں سے الگ شناختی نشان کا پابند بنایا جائے، یہ ان

کے مسلمانوں سے کمتر ہونے کے اظہار اور کمزور مسلمانوں کو بچانے کے لئے ہے۔ اگر ایسی علامت جو ان کی الگ شناخت کو ظاہر کرے، نہ ہوگی تو شاید ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ (اکٹھے اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا سلام دعا، گفتگو وغیرہ) کیا جائے اور یہ جائز نہیں۔ لازم ہے کہ ان کی عورتیں ہماری عورتوں سے عوامی مقامات میں الگ رہیں اور ان کے گھر پر بھی امتیازی علامات نصب کی جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی مانگنے والا (غلطی سے) ان کے دروازے پر کھڑا ہو کر ان کے لئے دعائے مغفرت کردے۔ (ہدایہ ج۴ص۵۸۲)

اسلام کمزور مسلمانوں کے ایمان کو بچانے میں کتنا محتاط ہے یہ انتہائی قابل غور ہے

مشہور محدث فقیہ علامہ زیلعیؒ کے الفاظ اس سلسلے میں بہت ہی واضح ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں:

’’ویمیّز الذمی عنّا فی الذی (الٰی ان قال) اظهاراً للاصغار علیهم وصیانة لضعفة المسلمین یقیناً لان من هو ضعیف الیقین اذا رأهم ینقلبون فی العنم والمسلمین فی محنة وشدة یخاف ان یمیل الٰی دینهم والیه وقعت الاشارة بقوله تعالٰی ولولآ ان یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتهم سقفاً من فضة الایة. وحکایة قارون مع الضعفة من قوم موسیٰ علیہ السلام معروفة ظاهرة ولان المسلم یوقر والذمی یحقر ویضیق علیه الطریق ولایبدأ بالسلام فلولم تکن علامة یمیز بها لما وقع التفرقة بینهما فیعامل معاملة المسلمین واوّل من اخذ اهل الذمة بالعلامة عمر رضی اللہ عنہ لکثرة الناس فی ایامه فرأی انه لم نقع الفرقة بین المسلم والکافر الابالعلامة وقال علیہ السلام اینما دار عمر فالحق معه‘‘

اہل ذمہ ہم سے وضع قطع میں الگ تھلگ رہیں...... یہ ان کے مذہبی طور پر کمتر ہونے کے اظہار اور کمزور مسلمانوں کو یقینی طور پر بچانے کے لئے ہے۔ اس لئے کہ کمزور یقین والے مسلمان جب انہیں نعمتوں میں اور مسلمانوں کو محنت ومشقت میں دیکھیں گے تو ڈر ہے کہ ان کے دین کی طرف مائل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی میں اس طرف اشارہ ہے’’ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ہو جائیں ایک دین پر تو ہم دیتے ان لوگوں کو جو منکر ہیں رحمٰن سے ان کے گھروں کے واسطے چھت چاندی کی۔ (زخرف:۳۳)‘‘ اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے کمزور لوگوں کے ساتھ قارون کے معاملات کی حکایت مشہور ومعروف ہے اور اس لئے بھی کہ مسلمان مذہبی طور پر معزز اور کافر حقیر ہیں۔ اس پر راستہ تنگ کیا جائے، سلام میں ابتداء نہ کی جائے۔ اگر امتیازی نشانی نہیں ہوگی تو مسلمان اور کافر میں فرق کیسے ہوگا، کفار سے بھی مسلمانوں جیسا معاملہ ہوگا۔ سب سے پہلے مسلمان آبادیوں میں رہنے والے کفار کو الگ شناخت دینے والی شخصیت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ہیں ان کے عہد میں جب مسلم اور غیر مسلم کا آپس میں کثرت سے میل جول ہوا تو انہوں نے سمجھ لیا کہ مسلمان اور کافر کے درمیان مخصوص نشانی کے بغیر فرق ممکن نہیں۔ خاتم النّبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے عمر رضی اللہ عنہ جہاں بھی جائے گا حق اس کے ساتھ ہوگا۔

ان حوالہ جات سے واضح ہوتا ہے کہ غیر مسلموں بالخصوص قادیانیوں کو مسلمان آبادی میں اپنے گھروں میں شعائر اسلام سے باز رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ قادیانی ایسے کافر ہیں جو مسلمانوں کو کافر اور اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر شعائر اسلام کی اہانت کے مرتکب ہوتے ہیں، شریعت ان کو شعائر اسلام سے کھلواڑ کی اجازت بالکل نہیں دیتی۔ باقی رہی آئین پاکستان کی بات تو وہ آئین پاکستان کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے بلکہ قادیانیوں کے بارے جو شقیں ہیں ان سے واضح طور پر باغی ہیں۔ دنیا کا کوئی قانون اور ملک اپنے باغیوں کو کوئی بھی آئینی حق نہیں دیتا۔ آئینی حقوق کا مطالبہ اور حقوق کی تفصیلات کا معاملہ آئین تسلیم کرنے کے بعد کی بات ہے۔

برادر محترم مولانا عبدالرؤف فاروقی دامت برکاتہم کے یہ الفاظ بھی غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں:

’’اس قانون کو بنے اب چالیس سال ہونے کو ہیں اب آ کر مرزائیوں نے خود عدالتوں سے ایک دفعہ پھر رجوع کرنے اور اس قانون کو شخصی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہونے کا رونا رو کر اس کو ختم کرنے کی آواز بلند کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے یا ہمارے ان دانشوروں کو ان سے ہمدردی کا درد از خود محسوس ہوا ہے یا پھر مرزائیوں نے ان حضرات کو ہر آئین شکن گروہ کا ہمدرد اور سہولت کار سمجھتے ہوئے ان سے رابطہ کیا ہے اور کسی قیمت پر انہیں آمادہ کیا ہے کہ یہ آواز بلند کی جائے؟‘‘

لمحہ فکریہ ہے کہ قادیانیوں کی طرف آئین پاکستان کو تسلیم کرنے کا دور دور تک کوئی امکان نظر نہیں آتا، قادیانیوں کے متعلق آئین میں ان شقوں کے ہوتے ہوئے وہ کبھی بھی آئین پاکستان کو تسلیم نہیں کریں گے اور نہ ہی مسلمانوں کو انواع واقسام کے لالچ سے مرتد کرنے کی کوشش سے باز آئیں گے اور نہ ہی آئین میں اپنے متعلق شقوں کے خاتمے کی سازشوں سے رکیں گے۔

اور کچھ مسلمان قادیانیوں کے درد کو محسوس کر کے بڑے کرب کے ساتھ مفتیان عظام کے سرکردہ اشخاص اور بار ایسوسی ایشن کے در پر دستک دے کر پتہ نہیں کیا حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں؟ اگر کچھ دروازوں سے مثبت اور مرضی کا جواب مل بھی جائے جو ناممکن ہے، تو کیا دنیا کے علماء یا پاکستان کے علماء یا صرف گوجرانوالہ کے علماء اس سے متفق ہوں گے؟ یہ سعی لاحاصل ہے اور اگر وہ سب متفق بھی ہو جائیں تو بھی قانون اسلام اور آئین پاکستان نہیں بدل سکتا۔

قادیانیوں سے چند سوالات

قسط نمبر:8 مولانا عتیق الرحمٰن

۳۴...... حضرت عبدالقادر جیلانی کو شیطان نے نورانی شکل دکھا کر دھوکہ دینے کی کوشش کی اور کہا اے عبد القادر میں تیرا خدا ہوں اور یہ کہ ’’ **اعمل ماشئت** ‘‘یعنی جو کچھ تیرا دل چاہے کر۔حضرت نے ’’ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** ‘‘ پڑھا اور کہا لعین مجھ سے دور ہو جا۔مگر مرزا قادیانی بھی شیطان کے ہتھے چڑھ گیا اور اس کو وہی الہام ہوا ’’ **اعمل ماشئت فانی قد غفرلک** ‘‘ اے مرزا جو تیرا دل کرے وہ کر میں نے تجھ کو بخش رکھا ہے۔ (تذکرہ ص۸۴ طبع چہارم)

اب سوال یہ ہے کہ ایک ہی الہام جو حضرت عبدالقادر جیلانی کو ہوا وہی مرزا قادیانی کو ہوا۔لیکن پیران پیر نے لاحول پڑھ کر شیطان کو دھتکار دیا اور لعین مردود کو پہچان لیا کہ یہ شیطان مردود ہے۔اور غور وفکر کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کو فرائض معاف نہیں ہوئے میں امتی ہو کر کیسے ایسے مقام پر پہنچ سکتا ہوں۔لیکن مرزا قادیانی کو وہی الہام ہوا شیطان نے دھوکہ دیا اس کے جال میں پھنس گیا اور خوش ہو گیا کہ چلو سب کچھ معاف ہوا اور آئندہ کے مزے ہو گئے۔کیا آپ کو ایک سچے اللہ کے ولی اور ایک جھوٹے مدعی نبوت میں فرق نظر آیا؟

۳۵...... قرآن مجید میں ہے کہ ’’ **وکذالک جعلنا لکل نبی عدو** ‘‘(الانعام:۱۱۲) ہم نے ہر شریر انسانوں اور جنوں ک ہر نبی کا دشمن بنایا۔آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسیلمہ کذاب واسود عنسی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور عدو نبی ﷺ کہلائے اور قتل کئے گئے۔تیرہ سو سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی نبی ورسول ہونے کا دعویٰ کیا اور اعداء الانبیاء کی فہرست میں داخل ہوا۔اس سے بڑھ کر آں حضرت ﷺ کو معزول سمجھ کر صاف لکھ دیا ’’اب خدا نے میری وحی میرے الہام میری تعلیم کو ذریعہ نجات قرار دیا ہے۔‘‘

(اربعین نمبر۴ ص۶ خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

اب سوال یہ ہے کہ جس طرح اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب عدو نبی ہوئے اس طرح مرزا بھی ہوا یا نہیں؟ جس نے نعوذ باللہ آں حضرت ﷺ کو عہدہ نبوت ورسالت سے معزول کر دیا اور خود ہی نجات کے ٹھیکے دار بن گئے۔اور یہ پیغام دیا کہ اب آپ ﷺ کی پیروی سے نجات نہیں ملے گی بلکہ میری وحی والہام وتعلیم سے نجات ممکن ہے۔کیا کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی آں حضرت ﷺ کا دشمن ہو سکتا ہے؟ مسیلمہ نے تو نصف نبوت وامت مانگی تھی اور کافر کہلایا اور قتل ہوا اور دشمن نبی ہوا۔مگر مرزا قادیانی

کہ تمام امت اور شریعت اور نجات اور مقام محمود پر ہاتھ صاف کر دیا اور عدو نبی نہ ہوا؟

۳۶...... فرمان الٰہی ہے کہ جو خدا پر افتراء کرے اس بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔مرزا قادیانی نے خدا پر افتراء کیا اور کہا کہ خدا نے میرا نکاح محمدی بیگم سے پڑھ دیا ہے۔الہام یہ ہے "زوجنا کھا لا مبدل لکلماتی" اے مرزا ہم نے تیرا نکاح اس عورت سے کر دیا ہے اور ہمارے کلمات تبدیل نہیں ہوتے۔(تذکرہ ص ۱۲۸ طبع چہارم) دوسری جگہ مرزا قادیانی نے کہا "اگر نکاح نہ ہوا اور میں مرجاؤں تو جھوٹا ہوں۔"

(انجام آتھم ص ۳۱ خزائن ج ۱۱ ص ۳۱)

اب سوال ہے کہ جب نکاح ظہور میں نہ آیا تو مرزا قادیانی کا اللہ پر افتراء کرنا تو ثابت ہوگیا، کیا اللہ پر افتراء کرنے والا ظالم شخص اس لائق ہے کہ اس کو شریف النفس شخص کہا جائے؟

۳۷...... ضروریات دین میں سے ہے کہ اللہ کے تمام پیغمبروں کو برحق مانا جائے اور ان پر ایمان لایا جائے ان کی توہین نہ کی جائے۔لیکن مرزا قادیانی جس طرح تمام انبیاء کی توہین کرتا ہے بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔مثلاً لکھتا ہے "آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے۔اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰) اسی طرح دوسری جگہ لکھتا ہے "مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی عزت کرتا ہوں۔" (کشتی نوح ص ۱۶ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

اسی صفحہ کے حاشیہ میں ہے کہ "یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔" (حوالہ مذکورہ)

لکھتا ہے "کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴ حاشیہ)

غور کیجئے اس عبارت میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے وہیں حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت بھی ہے اور قرآن کے آیات کے خلاف بھی ہے۔کیونکہ قرآن مجید کہتا ہے آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے آپ کے حقیقی بھائی نہیں تھے اور مرزا قادیانی کہتا ہے کہ آپ کے حقیقی بھائی بھی تھے اور بہنیں بھی تھیں گویا آپ کی والدہ کا شوہر بھی تھا۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بھی تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ جو شخص انبیاء کی توہین کرے قرآن کی بھی توہین کرے حقیقت وواقعات کے خلاف لکھ کر لوگوں کو گمراہ کرے کیا وہ اس لائق ہے کہ اس کو صحیح الدماغ کہا جائے؟ اور کیا وہ اس لائق ہے کہ جس نبی کی توہین کرے اسی کے مقام ومنصب پر قبضہ کرتے ہوئے دعویٰ مسیحیت کرے؟ ایسے شخص کو کس نام سے پکارا جائے؟؟

قادیانیوں کی قانونی و دینی حیثیت

قسط نمبر:5   جناب رفیق گوریجہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

قیامِ پاکستان اور قادیانیوں کا رویہ

قادیانی اپنے اور مسلمانوں کے عقائد اور ایک دوسرے کے رویہ سے مکمل طور پر واقف تھے/ ہیں، اور اس آگاہی کے باوجود اپنی آزادانہ رضامندی سے پاکستان آئے اور جو پہلے سے یہاں مقیم تھے انہوں نے ترکِ وطن نہیں کیا۔ قادیانیوں کا لیڈر باؤنڈری کمیشن کے سامنے جو مؤقف اختیار کرتا ہے اس کے پیشِ نظر درست طور پر قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھا گیا اور ان کی نفری کو مسلمانوں میں شمار نہیں کیا گیا، اگر مذہبی اختلاف کے باوجود وہ پاکستان آنا چاہتے تھے۔ تو ان کی تعداد کو ذمی شہری کی حیثیت میں پاکستان کے حق میں شمار کیا جانا چاہئے تھا۔ جیسا کہ اس خطہ کے عیسائیوں نے اپنا وزن پاکستان کے پلڑے میں ڈالا۔

مگر ظفر اللہ قادیانی نے اپنے فرائض درست طور پر سرانجام نہیں دیئے۔ کوئی بھی وکیل دو متضاد اور متصادم مؤقف رکھنے والے فریقین (قادیانی اپنی جماعت کے عہدیداران کے ذریعہ اور مسلمان، مسلم لیگ کی صورت میں) ایک ہی وقت میں وکیل ہو کر مناسب اور مؤثر نمائندگی نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ اس معاملہ میں ہو۔ قادیانیوں کو ایک طرف پنڈت نہرو کی حمایت اور ان کے علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ کو لکھے گئے خطوط اور کھلی حمایت کا احسان اور ساتھ ہی برطانوی سرکار کی سرپرستی اور انعامات کا قرض چکانا تھا، دوسری جانب مسلمانوں اور قادیانیوں کا مذہبی وجوہات کی بنا پر، آپس میں مخاصمانہ رویہ تھا۔ اندرون خانہ کیا ملی بھگت ہوئی، اس کا حتمی علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہے، مگر بظاہر قرائن جو بتاتے ہیں اور اس سے جو نتیجہ اخذ ہوتا ہے وہ یوں کہ ظفر اللہ خان نے دو متضاد اور متصادم نظریات کے حامل فریقین کی بہ یک وقت ایک ہی معاملہ میں نمائندگی کر کے، اپنی جماعت کے محسنوں کے مفاد کو ملکی مفاد پر ترجیح دی۔ اور ایسا کر کے اس نے اپنی جماعت کے لئے اپنے تئیں جو مقاصد حاصل کئے۔ اس کے لئے قادیانیوں کی بھارت اور پاکستان میں تقسیم کی آڑ میں قادیانیوں کی خودساختہ محرومیوں کو اچھال کر پاکستان میں مفادات کے حصول کے لئے اسے وجہ جواز بنایا۔ ان میں سے ایک تو گورداس پور اور اس کی تحصیل بٹالہ جس کے موضع قادیاں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مدفن ہے، پاکستان میں شامل نہ ہو سکا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس مؤقف کے باوجود ماسوا چند افراد کے، قادیانیوں کی اکثریت پاکستان منتقل ہو گئی، حالانکہ ان کا ایسا کرنا بنتا نہیں تھا۔ یہ عمل نیک نیتی پر مبنی نہیں تھا

کیونکہ قادیانیوں کو بخوبی علم تھا کہ پاکستانی مسلمان ان کے مذہب کے لئے نرم گوشہ نہیں رکھتے اوران کے درمیان کسی قسم کی مذہبی یکجہتی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ دیتے ہیں دھوکہ کھلا یہ بازی گر

دراصل اس کے پس پشت مقاصد میں ایک تو بھارت میں اپنے مفادات کی رکھوالی مرزا غلام احمد کے مدفن اور اپنی جائیدادوں کو بچانا تھا اور دوسرا مسلمانانِ پاکستان میں مذہبی انتشار پھیلانا، برطانوی سرکار کی سرپرستی میں بھاری اہمیت کے عہدوں اور وسائل کو غصب کرنا۔ معاشی، سیاسی، اقتصادی مراعات حاصل کرنا اور عامۃ الناس کو غلط طور پر باور کرانا کہ وہ مسلمان ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں۔ اصل میں یہی صورتحال قادیانیوں کو راس آتی تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ پاکستان کے ماحول میں مرزا غلام احمد کے مدفن کو تحفظ دینا اور قادیانی اجتماع کرانا آسان نہ ہوگا۔ اس لئے انہوں نے اس محرومی کو دباؤ کے لئے استعمال کیا تاکہ دیگر مفادات حاصل کئے جاسکیں۔

اس صورت حال کی حقیقی عکاسی، استاد دامن کے اس شعر سے کیا خوب ہوتی ہے:

وچوں وچی کھائی جا اُتوں رولا پائی جا

قادیانی ان حالات میں پاکستان آئے۔ جبکہ باؤنڈری کمیشن میں ان کا موقف واضح طور پر یہ تھا کہ وہ مسلمانوں سے الگ، احمدیہ مذہب (جسے عام لوگ قادیانیت یا مرزائیت کہتے ہیں) کے پیروکار ہیں اوران کی خواہش کے مطابق انہیں ایسا ہی تسلیم کیا گیا۔

اُسی پاکستان میں ان کی ناز برداریاں اُٹھائی اور خصوصی مراعات دی جارہی ہیں، کس کارنامہ اور کن خدمات کے عوض؟ کیا پاکستانی مفادات سے روگردانی کے بدلے؟ کیا صرف قادیانیوں کا ایک گروہ ہی پاکستان آیا؟ کیا بے شمار مسلمان بھارت کے طول وعرض سے، محض اسلام سے محبت کی خاطر ہجرت کر کے پاکستان نہیں آئے؟ ان کی طرف تو ایسی توجہ نہیں دی گئی حالانکہ پاکستان پر ان کا حق ہر لحاظ سے فائق اور برتر تھا۔

شاید کوئی پوچھے کہ ''ربوہ'' کی وسیع وعریض اراضی کن خدمات کے عوض صرف ایک کمیونٹی قادیانیوں کو دی گئی؟ اس خصوصی عنایتِ خسروانہ کی جو وجہ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں سامنے آتی ہے وہ ان کے اوپر بیان کردہ طرزِ عمل اور مؤقف کا انعام ہی ہوسکتی ہے، جو کہ انہوں نے اپنے ہم مذہب وکیل کے توسط سے روبرو باؤنڈری کمیشن اپنایا، اوراس میں مسلمانوں سے تعصّبانہ رویہ کے شمول کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ انہوں نے متروکہ جائیدادیں بھی حاصل کیں اور اعلیٰ ترین عہدوں اور قیمتی وسائل پر بھی قبضہ کیا، جبکہ مستحقین کو نظرانداز کیا گیا۔

علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ سے معذرت کے ساتھ:

پاک دھرتی کے لئے مسلم لڑے انگاروں پر کردیا ربوہ نچھاور مرتدوں کفاروں پر

افسوس، صد افسوس، منزل اُنہیں ملی جو شریکِ سفر نہ تھے۔

جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے اسلام اور قادیانیت دو مختلف مذاہب ہیں اور اپنے عقائد کی بناء پر کبھی ایک نہیں ہوسکتے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ دنیا کے کوئی بھی دو مذاہب ایک نہیں ہوسکتے۔ قادیانی خود کو اسلام کا اجارہ دار سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمان ان کی سرکردگی میں ان کے عقائد قبول کر کے ان کا حصہ بن جائیں ایسا ہونا ناممکن، قطعی ناممکن ہے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

مگر حیرت ہے کہ جو مذہب (اسلام) ان کا ہے ہی نہیں، اور جسے ان کی حسب منشاء، متخاصم فریق سمجھا اور شمار کیا گیا، اور جس کے بالمقابل انہوں نے خود کو احمدیہ احمدیت مذہب سے ممیّز کیا۔ کس قانونی اور اخلاقی ضابطہ کے تحت خود کو مسلم یا مسلمانوں کی حیثیت سے پیش کرتے اور شناخت کراتے ہیں۔ اور یہ ان خدشات جن کا اظہار اسی مضمون میں کیا گیا ہے، کا واضح ثبوت ہیں کہ ان کی پاکستان میں آمد کا مقصد، مسلمانوں میں انتشار پھیلانا اور انہیں مختلف فریب کاریوں سے گمراہ کرنا، انہیں صحیح راستہ سے بھٹکانہ اور انہیں کفر اور ارتداد کی طرف راغب کرنا ہے۔ ان کی ڈھٹائی اور خود فریبی دیکھئے کہ اپنی خود ساختہ مظلومیت کی آڑ میں خود کو مسلمانوں کا دُکھی طبقہ ظاہر کرتے ہیں۔ اسلام اور اس کی تعلیمات کو مسخ کر کے، اپنے نام نہاد عقیدہ اور کھوکھلے نظریات کو، دھوکہ اور فریب، سے غلط طور پر اسلام کے لبادہ میں پیش کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان انہیں خوب سمجھتے ہیں

بہر نگِ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم

یہ تمام باتیں اپنی جگہ، قادیانیوں نے بڑی شد و مد سے اپنا کیس باؤنڈری کمیشن میں پیش کیا مگر انہیں کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اس ناکامی کے بدلے کیا ملا، باؤنڈری کمیشن کی رپورٹ میں ایسا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر کچھ ملا بھی جس کی قیاس آرائیاں ہوتی رہتی ہیں ان کی قادیانیوں کے مطالبات کے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔ اب یہ لوگ اس ناقدری کی جو مرضی وجوہات اور وضاحتیں بیان کرتے رہیں، وہ ''کھسیانی بلی کھمبہ نوچے'' والی بات ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ باؤنڈری کمیشن کے ذریعے انہیں ان کی اوقات دکھا دی گئی۔ یہ ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے، اپنے دین سے دغا کر کے جھوٹ کو اپنا ایمان بنا لینا ان کے کسی کام نہ آیا۔ جھوٹ، جھوٹ ہوتا ہے اور جن کی خاطر جھوٹ رچایا جاتا ہے، عموماً ان کی نظروں میں ہی سب سے زیادہ ان کی حیثیت مشکوک اور غیر معتبر ہوتی ہے۔ جو اپنوں سے وفاداری نہ نبھا سکے اس پر دشمن بھی اعتماد

نہیں کرتا اور اپنی صفوں میں گھسنے نہیں دیتا۔ وقت نکلنے اور مقصد حاصل کر لینے کے بعد ایسے شخص کی اہمیت ایک کھوٹے سکے جیسی بھی نہیں رہتی۔ اپنوں کی نظروں میں تو اس کی حیثیت غدار سے بھی زیادہ بدتر ہوتی ہے اور جن کے لئے اس نے غداری کی، ان کے لئے بھی وہ انتہائی ناقابل اعتبار اور عزت کے قابل انسان نہیں سمجھا جاتا۔ قادیانیوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ کفر کے اندھیروں میں کب تک بھٹکتے رہیں گے۔

انہیں چاہئے کہ وہ خود قادیانیوں کے عقائد اور تعلیمات کا جائزہ لیں اور اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کی التجا کریں اور گمراہی کے پھندوں سے نکلنے کے لئے اللہ کریم سے مدد چاہیں تو بہت جلد وہ حقیقت کو پالیں گے۔ شکر کیجئے کہ، در توبہ ابھی کھلا ہے اور آپ کے پاس سنہری موقعہ ہے کہ آپ اپنے اللہ کی طرف لوٹ آئیں۔ اس کا در بہت وسیع ہے، اس کی رحمتیں بے پناہ ہیں اور معافی کا حوصلہ سب سے زیادہ ہے۔ ایک بار اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے تو دیکھو، آپ کو معلوم ہوگا کہ خدائے قدوس اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے اور مانگے نہ مانگے کیسے کیسے انعامات سے نوازتا ہے۔ آسانیوں اور بھلائیوں کے راستے کھول دیتا ہے۔ اللہ سے مانگنے کا حق آپ کا اپنا ہے، اس کو استعمال کرنا آپ کی صوابدید ہے، آپ کے لئے پیغام ہے،

فیصلے سارے تمہارے ہاتھ میں

حق سے ٹوٹے رشتوں کو تو جوڑ دے
ہو جا مسلم، قادیان کو چھوڑ دے
کفر کے جتنے ہیں تالے توڑ دے
بندھن سب اسلام سے تو جوڑ دے
جو بری ڈالے نظر تیرے میرے دین پر
ایسے بدبختوں کی آنکھیں پھوڑ دے
ہے دعا میری خدایا، کافروں کے کفر سے
سوئے ہیں انسان جو غفلت کی نیند
ایسے لوگوں کو ذرا جھنجھوڑ دے
اپنی جانب ساروں کے مکھ موڑ دے

ذرا سا اور آگے چلتے ہیں آپ کو قادیانیوں کی اصلیت اور ان کی مذہبی حیثیت اور زیادہ واضح نظر آئے گی۔ پاکستان بن گیا مگر اس کی حیثیت ابھی ڈومینین کی تھی اور کئی ایک معاملات میں اصل اختیارات ابھی سرکار برطانیہ کے پاس تھے اور کئی اہم معاملات پر پاکستان کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں مصیبت اکیلے نہیں آتی۔ اسی کے مصداق پاکستان کو پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نصیب ہوا۔ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح مرحوم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل تھے۔ جبکہ پاکستان بے پناہ مسائل میں گھرا ہوا تھا۔ انہوں نے پاکستان کے لئے شبانہ روز کام کیا اور جدوجہد کرتے کرتے گیارہ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔

جاری ہے!!

توہین صحابہ، توہین رسالت اور شیزان کے کاروبار پر اہل لاہور کا کردار

مولانا عبدالنعیم

۳۱ستمبر۲۰۲۳ء بروز بدھ کو اچھرہ کے علاقے میں دلاور نامی شخص نے وٹس ایپ پر صحابہ کرامؓ کی شان میں شدید گستاخی کی اور بعدازاں یہ بات باہر کسی کو بتانے پر جان سے مارنے کی دھمکی بھی دے ڈالی، اطلاع ملنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری علیم الدین شاکر اور جامعہ اشرفیہ کے ناظم اعلی حافظ اسد عبید فوری طور پر تھانے پہنچے، عوام کی کثیر تعداد تھانے کے باہر جمع تھی، پولیس کی بھاری نفری کو بھی طلب کرلیا گیا اور ایس پی صاحبہ خود تھانے تشریف لے آئیں، دونوں حضرات کے پرزور مطالبے پر پولیس نے ملزم پر ایف آئی آر درج کر کے اس کو گھر سے گرفتار کرلیا۔

اسی ماہ کے آخر میں اچھرہ کے ہی علاقے میں ایک ملعون نے اپنے اہل خانہ، اہل علاقہ اور صحافی کے سامنے اپنے نبی ہونے کا دعوی کر دیا، علاقے میں خبر جنگل میں لگی آگ کی طرح پھیل گئی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبد العزیز اور راقم الحروف کارکنان کے ہمراہ اچھرہ تھانے پہنچے جہاں ایس ایچ او صاحب نے علماء کرام کے مطالبے پر ایف آئی آر کاٹی اور ملعون کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔

مختصر دورانیہ میں دو واقعات کا ہو جانا پریشان کن تھا، ۳؍اکتوبر۲۰۲۳ء کو ناظم اعلی مولانا علیم الدین شاکر نے اچھرہ ختم نبوت سنٹر میں ہنگامی اجلاس بلایا جس میں اہل علاقہ اور علماء کرام نے بھرپور شرکت کی، اجلاس میں دونوں واقعات کو زیر بحث لایا گیا، گواہان اور مدعی کی وکلاء سے مشاورت کروائی گئی۔ مجلس نے ان واقعات کی روک تھام اور موجودہ کیسز کو منطقی انجام پر پہنچانے کے عزم کا اظہار کیا۔

اچھرہ کی مارکیٹ اور قرب وجوار میں شیزان کی پروڈکٹس پر پابندی کے لئے مولانا قاری علیم الدین شاکر نے تاجروں کے ساتھ اہم میٹنگ کی جس میں شیزان کی بوتل کو سارے علاقے سے مستقل طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا، علاقہ بھر سے شیزان کی تمام بوتلوں کو اٹھوا دیا گیا۔ آمدنی اچانک گر جانے اور مستقبل کے مکمل نقصان کو مدنظر رکھتے ہوئے شیزان فیکٹری سے ایک وفد نے ۶ اکتوبر بروز جمعہ کو مولانا علیم الدین شاکر سے ملاقات کی۔ وفد کو سمجھایا گیا کہ قادیانی حضور ﷺ کے دشمن ہیں اور ان کی پروڈکٹس کی علاقے میں کوئی جگہ نہیں جس پر وفد مایوس واپس لوٹ گیا اور انہوں نے دکانداروں سے فریج سمیت دوسرا سامان واپس منگوالیا۔

تاریخ ساز اور فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ غازی خان

مولانا محمد اقبال ساقی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ڈویژن ڈیرہ غازی خان میں ۱۲؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کو ایک تاریخ ساز، فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس نے ڈیرہ غازی خان میں سابقہ تمام مذہبی وسیاسی اجتماعات کے ریکارڈ عبور کئے۔ کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے لئے مولانا حافظ محمد انس اور ملتان کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم نے بھرپور کردار ادا کیا۔ ضلع راجن پور میں بالخصوص مقامی امیر حضرت مولانا ابوبکر عبداللہ نے مکمل سرپرستی فرمائی۔ ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں کانفرنس کے انعقاد سے پہلے مساجد، مدارس، سکول وکالجز میں سینکڑوں پروگرام منعقد ہوئے، تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے ملاقاتوں کے ذریعے تشہیری مہم کو گھر گھر اور دکان دکان عام کیا گیا، کانفرنس سے قبل شہر کے مختلف مقامات پر آگاہی کیمپ کا اہتمام کیا گیا، ان تمام پروگراموں میں مبلغین حضرات مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا حمزہ لقمان، مولانا محمد نعیم، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا شرافت علی، مولانا محمد طارق، مولانا محمد عثمان سمیت مولانا عبدالعزیز احسن، ملک ابوبکر گھلو، مولانا محمد اقبال رشید، مولانا جمال عبدالناصر، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا غلام مصطفیٰ اشعری، مولانا عبدالقدوس مبشر، مولانا محمد اشرف کھلول، مولانا محمد عمار نعیم، حافظ طیب جڑھ، مولانا فہد عزیز بلوچ، مولانا زکریا جمال، ملک جلیل احمد، مولانا انعام اللہ خیر آبادی ورفقاء، مولانا محمد یونس راج ورفقاء ودیگر متعدد حضرات نے کانفرنس کی تیاری کے لئے ان تھک محنت کی۔ کانفرنس نماز مغرب کے فوراً بعد شروع ہوکر رات ایک بجے تک جاری رہی۔ کانفرنس میں لاکھوں کی تعداد میں عاشقان رسول نے شرکت کی۔ حضرت الامیر مدظلہ کی دعا سے کانفرنس ختم ہوئی، دعا سے قبل نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس کی مختصر رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

<u>صدارت</u>: حضرت مولانا پیر حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی دامت برکاتہم

<u>تلاوت</u>: قاری حماد اللہ کوہاٹ

<u>ہدیہ نعت</u>: مولانا شاہد عمران عارفی، بھائی جعفر حسین ملتان، مزمل حنیف جام پور، حقانی برادران

<u>نقابت</u>: مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان اور قراردادیں راقم الحروف نے پیش کیں

<u>خصوصی آمد</u>: مولانا رشید احمد شاہ جمالی، مولانا عبدالعزیز خیر آبادی، شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی

تونسہ شریف، مولانا غلام یاسین شاکر راجن پور، مولانا عبدالرحمٰن غفاری، مولانا محمد خان لغاری، مولانا عبدالعزیز احسن، قاری محمد احمد کھلول، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد یوسف شہزاد، مولانا پیر محمد مدثر عرفان، مولانا ڈاکٹر محمد یونس راج، مولانا مفتی محمد ارشاد، مولانا اصغر الحسینی، مولانا انعام اللہ خیر آبادی، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مفتی کفایت اللہ درخواستی، مولانا پیر اسحاق ساجد، مولانا عبدالغفور سبحانی وہوا، مفتی عمر فاروق و مولانا عبدالستار سخی سرور، مولانا مفتی اللہ وسایا محمد پور دیوان، مولانا مشتاق سلیم داجل، مولانا محمد اقبال جام پور، مولانا جلیل احمد قریشی، مولانا ظفر اللہ سیال، مولانا محمد افضل، مولانا عبدالصمد، مولانا غلام فرید، مولانا محمد یامین گھلو، مفتی عبدالعلیم، مولانا محمد راشد سمیت ڈویژن بھر سے جید علماء کرام نے بطور مہمان شرکت کی۔

بیانات: شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، جناب لیاقت بلوچ، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد وقاص کریم، مولانا محمد ابوبکر عبداللہ جام پور، خواجہ نصر محمود سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سلیمانیہ تونسہ شریف، مولانا حمزہ لقمان، مولانا محمد اقبال رشید، مولانا شرافت علی، مولانا عتیق الرحمٰن سیفی، مولانا مظہر الحق قاسمی، مولانا محمد ابوبکر گدپور، مولانا محمد نعیم مبلغ کوٹ ادو، مولانا جمال عبدالناصر، مولانا امان اللہ، قیصرانی، ملک ابوبکر گھلو و دیگر کئی حضرات کے بیانات ہوئے، آخری بیان شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے فرمایا اس سے قبل راقم نے قراردادیں پیش کیں، ذیل میں قراردادیں پیش خدمت ہیں:

قراردادیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے زیر اہتمام ۱۲؍اکتوبر ۲۰۲۳ء کو کمپنی باغ فٹ بال گراؤنڈ ڈیرہ میں منعقد ہونے والی عظیم الشان، فقید المثال کانفرنس کا یہ اجتماع:

۱...... عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے والے حضرات بالخصوص جناب احمد خان پتافی، مولانا قاضی عبیداللہ علوی، صوفی اللہ وسایا گھلو، مولانا عبدالستار تونسوی، حاجی غلام قاسم خان کھیتران، مولانا غلام جہانیاں، مولانا نذیر احمد تونسوی شہید، مولانا بشیر احمد فاضل پوری، مولانا عبدالخالق رحمانی، حافظ علی محمد صدیقی، مولانا فخر الزمان شہید، مولانا غلام محمد چشتی، مولانا غلام اکبر ثاقب اور خانقاہ کوٹ مٹھن، خانقاہ تونسہ شریف و شاہ جمال کے بزرگوں سمیت تمام اکابرین ومجاہدین ختم نبوت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

۲...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت جو کہ پورے دین کی اساس اور بنیاد ہے۔ اس منصب ختم نبوت اور ناموس رسالت پر حملہ آور مرتکبین ومجرمین کو آئین وقانون کی روشنی میں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

۳...... یہ اجتماع منکرین ختم نبوت بالخصوص قادیانیوں کو باغیانہ جذبات رکھنے کی وجہ سے کلیدی عہدوں سے الگ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۴...... یہ اجتماع قادیانیوں کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی تمام سازشیں بند کریں اور ملکی قوانین سے متعلق باغیانہ رویہ چھوڑ دیں، بصورت دیگر مسلمانان پاکستان ایسی تحریک چلائیں گے جو قادیانیت کے خاتمے کی آخری تحریک ہوگی، ان شاء اللہ!

۵...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ جکھڑ امام شاہ تحصیل کوٹ چھٹہ میں قادیانی عبادت گاہوں سے شعائر اسلام محفوظ کئے جائیں۔

۶...... یہ اجتماع چیف آف آرمی سٹاف سے مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ ’’اکھنڈ بھارت‘‘ قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے، لہٰذا انہیں اپنی پاک فوج میں کمیشن نہ دیا جائے۔

۷...... یہ اجتماع ملک بھر میں ۷ستمبر۱۹۷۴ء کے حوالہ سے اجتماع کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتا ہے۔

۸...... یہ اجتماع آئی ایم ایف کی چوبیس ۲۴ کروڑ ڈالر کی امداد کو قادیانی قوانین کے خاتمہ سے مشروط کرنے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ ناموس رسالت اور ختم نبوت سے متعلقہ قوانین کے خلاف اسلامیان پاکستان کی طرف سے ایسی امداد کو مسترد کرے۔

۹...... یہ اجتماع اس بات کا پیغام دیتا ہے کہ مسلمانان پاکستان کی تمام تر ہمدردیاں فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ اسرائیل کی حیثیت ایک ناجائز بچے کی ہے۔ لہٰذا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اقوام متحدہ اپنا فرض پورا کرے ۱۹۶۷ء کی قرارداد پر عمل درآمد کرائے بیت المقدس کو مسلمانوں کے حوالے کیا جائے۔

۱۰...... یہ اجتماع اسرائیل کی طرف سے سویلین پر بمباری کی شدید مذمت کرتا ہے اور oic سے تقاضا کرتا ہے کہ مسلمانان عالم کی طرف سے اسرائیل کو منہ توڑ جواب دے اور ریاست پاکستان بھی فلسطینیوں کے لئے واضح کردار ادا کرے۔

ختم نبوت سیمینار جامعہ رحیمیہ اسلامیہ ناگرہ پل ٹوبہ

۴/اکتوبر۲۰۲۳ء جامعہ رحیمیہ چک نمبر۳۳۵ ناگرہ پل میں مولانا محمد کی زیر صدارت ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں ضلعی مبلغ مولانا محمد ارشاد اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔

ضلع لکی مروت میں تحفظ ختم نبوت کی بہاریں

مولانا محمد ابراہیم ادھمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے زیر اہتمام ۱۱ر ستمبر ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد طوطی آباد لکی سٹی میں ختم نبوت کانفرنس تحصیل امیر شیخ الحدیث مولانا احمد سعید کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عابد کمال، شیخ الحدیث مولانا احمد سعید، مولانا حافظ قدرت اللہ، مفتی محمد رحمٰن نے عقیدہ ختم نبوت اور ردہ قادیانیت کے موضوع پر مفصل بیانات ارشاد فرمائے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین، شیخ الحدیث مولانا محمد انور اور مجلس کے تمام مقامی ذمہ داران سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام، دینی مدارس اساتذہ وطلباء اور عاشقان رسول نے شرکت کی۔

۲۳ ستمبر ۲۰۲۳ء کو حلقہ تترخیل کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سے حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، حضرت مولانا قاری اکرام الحق، مولانا عبدالرحیم، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد طیب، صاحبزادہ امین اللہ جان، تحصیل امیر مولانا علی نواز، قاری محمد سجاد، مولانا اہل اللہ و راقم کے بیانات ہوئے۔

۳۰ ستمبر ۲۰۲۳ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حلقہ عزنی خیل میں بعد نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین خواجہ خوجگان پیر و مرشد حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، مولانا عبدالرحیم، مولانا مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد طیب، صاحبزادہ امین اللہ جان، مولانا علی نواز، مولانا حافظ محمد رضا، مولانا عبیداللہ، شیخ الحدیث مولانا سمیع اللہ، مولانا اہل اللہ اور راقم الحروف نے پہلی نشست سے بیانات کئے۔ نماز عصر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے مفصل بیان کیا۔

یکم اکتوبر کو سرائے نورنگ میں مولانا مفتی عبدالغفار کی زیر صدارت سیرت خاتم الانبیاء ﷺ وعظمت صحابہؓ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے پیر طریقت مولانا سید عبداللہ شاہ، مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالصبور اور دیگر علماء کرام نے بیانات کئے۔

۷ر اکتوبر ۲۰۲۳ء کو تحصیل عزنی خیل میں ختم نبوت کانفرنس سے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، مولانا مفتی ضیاء اللہ، ڈاکٹر خالد رضاء، مولانا ارشاد اللہ اور حاجی معین اللہ جان نے بیانات کئے۔ اسی روز مولانا عابد کمال نے نماز عشاء کے بعد کتی خیل میں بیان کیا اور ختم نبوت کانفرنس چناب نگر شرکت کے لئے خوب دعوت چلائی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا عتیق الرحمٰن

تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل جلد پنجم: ترتیب وتبویب: استاذ العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی: صفحات: ۴۴۸: ہدیہ: ۵۰۰: ناشر: قاضی احسان احمد اکیڈمی متصل مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد، بستی مٹھو شجاع آباد ضلع ملتان: فون نمبر: 0300-6347103

قیام پاکستان کے بعد قادیانیت بے لگام گھوڑے کی طرح آپے سے باہر ہوگئی۔ ظفراللہ خان قادیانی نے اپنی وزارت خارجہ کے بل بوتے جہانگیر پارک کراچی میں وزیراعظم کے روکنے کے باوجود قادیانیوں کے جلسہ میں دین اسلام کو مردہ اور قادیانیت کو زندہ مذہب قرار دیا۔ تمام مکاتب فکر نے اکھٹے ہوکر حکومت سے مطالبہ کیا کہ: ۱...... قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ۲...... ظفراللہ کو وزارت خارجہ سے برطرف کیا جائے۔ ۳...... مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے۔

حکومت نے تمام مکاتب فکر پر مشتمل مجلس عمل کے مطالبات کو تسلیم کرنے کے بجائے تحریک کو گولی سے دبانے کا فیصلہ کرلیا۔ لاہور شہر میں مارشل لاء نافذ کر کے شہر کو فوج کے حوالہ کر دیا۔ فوج اور قادیانیوں نے فوجی لباس میں ملبوس ہوکر نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلائیں۔ محتاط اندازے کے مطابق دس ہزار مسلمانوں کو خاک وخون میں تڑپا کر تحریک کو گولی سے دبا دیا گیا۔ تمام قائدین گرفتار ہوگئے۔ اس وقت کے ہلاکو خانوں نے چنگیز کے مظالم کی یاد تازہ کردی۔ بعض حضرات نے جیل میں ڈھائے جانے والے مظالم کو قلم بند کیا۔ اللہ پاک مجاہد تحریک ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو جزائے خیر سے نوازیں کہ انہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک کے ۵۳؍ اسیران کے حالات جمع کر دیئے ہیں۔ ان میں سے بعض لکھنے والوں جیسے مولانا تاج محمودؒ، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ، شاعر ختم نبوت سید محمد امین گیلانیؒ، چوہدری غلام نبی امرتسری، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کے ایمان افروز وجد آفریں حالات، جیلوں میں ڈھائے جانے والے مظالم اور تحریک ختم نبوت سے خیر القرون کی قربانیوں کے تذکرے کو جمع کر دیا ہے۔ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ ملتان، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد بابا کرم شاہ نوشہرہ، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد قاسم علی خان پشاور، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی میں دستیاب ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت کنونشن ڈیرہ غازی خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲؍اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب فٹبال گراؤنڈ کمپنی باغ ڈیرہ غازی خان میں منعقد ہونے والی تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی تیاری اور دعوتی مہم کے آغاز کے لئے ۲۲؍اگست ۲۰۲۳ء کو صبح دس بجے مولانا رشید احمد شاہ جمالی کی زیر صدارت جامع مسجد اقصیٰ گول مسجد چوک چورہٹہ میں ترغیبی کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں خصوصی خطاب شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے کیا۔ علاوہ ازیں شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی، مولانا محمد اقبال رشید، مولانا جمال عبدالناصر، مولانا ابوبکر عبداللہ، مولانا محمد اقبال ساقی، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان سمیت متعدد حضرات کے بیانات ہوئے۔ کنونشن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد نعیم، مولانا محمد ساجد، مولانا شرافت علی اور ضلع ڈیرہ غازی خان، مظفرگڑھ، لیہ، کوٹ ادو کے مدارس کے مہتممین، مدرسین، علماء ائمہ وخطباء حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ کنونشن میں اس بات کا عزم کیا کہ بستی بستی، قریہ قریہ، ایک ایک گھر اور ایک ایک دوکان پر جاکر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔ شاہین ختم نبوت کے اختتامی بیان سے قبل مولانا ابوبکر عبداللہ نے اجلاس کا تفصیلی ایجنڈا پیش کیا اور مبلغ مولانا محمد اقبال ساقی نے آنے والے تمام معزز علماء کرام کا شکریہ ادا کیا اور امیر ڈیرہ مولانا عبدالرحمٰن غفاری، مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ضلع ملتان، مولانا عبدالعزیز احسن، مولانا عبدالعزیز لاشاری تونسہ، مولانا اشرف کھلول، ملک ابوبکر گھلو، مولانا اصغر الحسینی کی اس بہترین کاوش پر مبارکباد پیش کی۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن جام پور ضلع راجن پور

عالمی مجلس تحفظ ختم ضلع راجن پور کے زیر اہتمام ۲۳؍اگست ۲۰۲۳ء کو ضلعی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابوبکر عبداللہ کی زیرسرپرستی مرکزی مبلغین ختم نبوت مولانا محمد اقبال ساقی، مولانا شرافت علی جمعیت علماء اسلام کے ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا عبدالقدوس مبشر کی زیرنگرانی ختم نبوت علماء کنونشن جامعہ ابی بکر میں منعقد ہوا۔ ۱۲؍اکتوبر منعقدہ ختم نبوت کانفرنس کے حوالہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خصوصی خطاب فرمایا۔ کنونشن سے جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر مولانا

غلام یاسین شاکر، ضلعی امن کمیٹی کے سینئر ممبر مولانا قاری محمود قاسمی، مدرسہ مرکز فیضانِ شیخ درخواستی روجھان کے مہتمم مولانا پیر کفایت اللہ درخواستی، جمعیت اہل حدیث کے مولانا عبدالرحمٰن شاہ، صاحبزادہ جلیل الرحمٰن صدیقی، مولانا منصور احمد مزاری، مولانا علی گوہر مزاری، مولانا نصر اللہ قاسمی و دیگر علماء نے خطابات کئے۔ روجھان سے مولانا قاری علی محمد چونگلی، قاری شیر محمد سولنگی، مولانا محمد حسنین معاویہ، قاری محمد ساجد، قاری عبد الحمید ڈھوانی سمیت دیگر علماء قراء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ (حافظ محمد شاکر چانڈیہ)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس مہاجر آباد لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اگست ۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامعہ مسجد مدینہ مہاجر آباد لاہور میں شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کی صدارت میں ہوئی۔ کانفرنس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد امجد خان جمعیت علماء اسلام، پیر رضوان نفیس، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی لاہور، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا غلام مصطفیٰ ہزاروی، مولانا میر اعظم، مولانا محمد عظیم، مولانا مفتی مزمل رسول، حاجی سعید الرحمٰن انصاری، بھائی ابراہیم سلیم خان، قاری محمد عثمان، مولانا محمد قاسم گجر، حافظ احمد الحسینی، قاری ربنواز، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا عبدالرؤف، قاری محمد ریحان، مولانا محمد وسیم سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے امت کے تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔

ختم نبوت تربیتی نشست جامعہ ربانیہ پھلور والعصر تعلیمی مرکز پیر محل

۳؍اکتوبر ۲۰۲۳ء بعد نماز ظہر جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور میں مولانا یوسف ربانی کی سرپرستی اور مولانا سعد اللہ لدھیانوی کی صدارت میں تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور ضلعی مبلغ مولانا ارشاد احمد کے بیانات ہوئے۔ اسی روز العصر تعلیمی مرکز پیر محل میں مولانا مفتی محمد شیراز کی زیر سرپرستی مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے بیان فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس چک نمبر ۳۴۶ ٹوبہ

۴؍اکتوبر ۲۰۲۳ء جامع مسجد قباء چک نمبر ۳۴۶ ٹوبہ میں ختم نبوت کانفرنس مولانا سعد اللہ لدھیانوی کی سرپرستی اور مولانا محمد شہباز کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مولانا محمد ارشاد ضلعی مبلغ اور مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے بیانات ہوئے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاوالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع منڈی بہاؤالدین کے زیرِ اہتمام ۶؍اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز جمعہ بعد نماز

مغرب مرکزی جامع مسجد سے متصل وسیع وعریض روڈ پر ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی اوران کی ٹیم نے کانفرنس کی دعوتی واشتہاری مہم میں ان تھک محنت کی۔ عالمی مجلس کے ضلعی امیر قاری عبدالواحد، ناظم عمومی مولانا خالد معاویہ، ناظم تبلیغ مولانا محمد سہیل ودیگر عہدیداران واراکین نے بھی کانفرنس کی دعوتی وتشہیری مہم میں بھرپور حصہ ڈالا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے کی۔ کانفرنس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا اکرام الحق مردان، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی فیصل آباد، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا سید لال حسین شاہ، مولانا دلدار احمد بلال، مولانا آصف رضا، مولانا محسن ڈوگر، مولانا خضر حیات ودیگر نے خطاب کیا۔ قاری ارشد محمود صفدر گوجرانوالا کے علاوہ مقامی قراء اور نعت خوان حضرات نے قرأت ونعت پیش کر کے مجمع کو خوب محظوظ کیا۔ مولانا محمد مسعود خوشابی نے نقابت کی اور گاہے بگاہے نعروں سے مجمع کو خوب گرمایا۔ کانفرنس میں عوامی سمندر نے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ اختتام پر مولانا محمد قاسم سیوطی نے کانفرنس کی کامیابی میں جس نے جس درجہ بھی تعاون کیا ان کا شکریہ ادا کیا۔ عظیم روحانی شخصیت مولانا خواجہ خلیل احمد کی دعا پر تاریخی اور مثالی کانفرنس کا اختتام ہوا۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس احمد پور سیال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور سیال ضلع جھنگ کے زیراہتمام سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۷/اکتوبر۲۳ ۲۰ بروز ہفتہ بعد از نماز عشا جامع مسجد سید عبداللطیف شاہ والی میں مولانا عبدالرحمٰن شاہ بخاری کی سرپرستی اور مولانا عبدالخالق بھٹہ کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ نجیب احمد نے کی۔ جناب حافظ فہد شاہ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا عبدالکریم ندیم کے مدلل بیانات نے عوام میں تحفظ ختم نبوت کا شعور اجاگر کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر صاحبزادہ خواجہ نجیب احمد نے خصوصی دعا فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن شپ لاہور کے زیراہتمام ۷/اکتوبر۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس آرائیں چوک ٹاؤن شپ لاہور میں پیر میاں محمد رضوان نفیس کی صدارت میں ہوئی۔ کانفرنس میں لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، معروف بریلوی عالم دین پرنسپل جامعہ رحمت مولانا خواجہ غلام دستگیر فاروقی، ترجمان مسلک اہل حدیث، علامہ شفیق الرحمٰن، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی، قاری حبیب الرحمٰن، امیر مجلس ٹاؤن شپ

پیر محمد آصف، طاہر منہاس ایڈووکیٹ، سیکرٹری جنرل ٹاؤن شپ مولانا محمد مہتاب، مولانا پروفیسر مفتی محمد نوید لاہوری، بھائی محمد بلال، سید یوسف شاہ، زاہد رانا، مولانا محمد اسلم، معروف نعت خواں مولانا محمد عمران نقشبندی، مولانا مدثر اسامہ، مولانا محمد سعد نے شرکت وخطابات کئے۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۸/اکتوبر ۲۰۲۳ء کو کمیٹی باغ کہروڑپکا میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور جامعہ باب العلوم اور مولانا مفتی ظفر اقبال جامعۃ السراج چیچہ وطنی نے، جبکہ نگرانی مقامی امیر مولانا منیر احمد ریحان نے کی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے درجنوں پروگرامات منعقد کئے گئے۔ مبلغین ختم نبوت مولانا محمد طارق، مولانا محمد عارف شامی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا فاروق احمد سمیت جناب امیر ساجد، مولانا مفتی محمد احمد، مولانا محمد امین، قاری محمد اقبال اور ختم نبوت یوتھ ونگ کہروڑپکا کی پوری ٹیم نے بھرپور کردار ادا کیا۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت حافظ پیر محمد ناصرالدین خان خاکوانی نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری نصیرالدین، نعتیہ کلام مولانا شاہد عمران عارفی اور آصف برادران نے پیش کیا۔ نقابت ملتان کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم نے کی۔ کانفرنس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا صہیب محمود اور جمعیت علماء پاکستان کے مولانا غلام دستگیر نے بیانات کئے۔ اس موقع پر نائب شیخ الحدیث مولانا حبیب احمد و مولانا قاری محمد احمد جامعہ باب العلوم، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد یعقوب دارالقرآن، مولانا محمد بن عبدالرحمٰن، مولانا محمود شریف نعمانی نے خصوصی شرکت فرمائی۔ آخری خطاب حضرت مولانا اللہ وسایا کا ہوا، ان سے قبل کانفرنس کے میزبان مولانا منیر احمد ریحان نے سپاس نامہ اور کلمات تشکر پیش کئے۔ کانفرنس کا اختتام رئیس دارالافتاء جامعہ باب العلوم مولانا قاری محمد احمد کی دعا پر ہوا۔

ختم نبوت آگاہی سیمینار سبزہ زار لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ سبزہ زار کے زیراہتمام ۱۰/اکتوبر ۲۰۲۳ء کو ختم نبوت آگاہی سیمینار برائے ٹیچرز، پروفیسرز مقامی ہال میں منعقد ہوا۔ سیمینار میں کثیر تعداد میں اساتذہ، پروفیسرز مرد وخواتین نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے مولانا مفتی محمد اعجاز، مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا محمد حنیف کمبوہ، پیر رضوان نفیس، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالنعیم، مولانا عابد حنیف کمبوہ، مولانا سعید وقار، سر محمد ارشاد، سر محمد اختر ودیگر علماء کرام اور پروفیسرز نے شرکت کی اور خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس کنجوانی

جامع مسجد التوحید چک نمبر ۵۴۱ ڈیہڑاں کنجوانی میں سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری حضرت قاری سید احمد رضا شاہ کی سرپرستی محترم جناب رانا اسلم کی زیر صدارت اور مولانا عابد رضا کی زیر نگرانی میں ۱۰؍اکتوبر کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماموں کانجن کے ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالقدوس گجر اور مبلغ مولانا محمد ارشاد اور مولانا سیف اللہ کے خطابات ہوئے۔ مولانا قاسم گجر حافظ محمد طاہر بلال چشتی مولانا احسن حنفی نے نعت رسول مقبول پیش کیں جبکہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں حضرت قاری سید احمد رضا شاہ، مولانا عطاء اللہ نقشبندی، مولانا قاری عبدالناصر، مولانا محمد نوید، مولانا محمد عمیر، مولانا محمود الحسن شاہ سمیت کئی علماء کرام نے شرکت کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر

۱۱؍اکتوبر ۲۰۲۳ء القریش میرج ہال میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قاری عتیق الرحمٰن نے تلاوت، حافظ محمد یحییٰ، بھائی محمد جعفر نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر، مولانا محمد مسعود قاسم، مولانا جلیل احمد اخون کے بیانات ہوئے۔ آخری بیان حضرت امیر مرکزیہ مدظلہم کا ہوا حضرت ہی کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ بڑی تعداد میں عوام الناس شریک ہوئی۔

تاجدار ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام سالانہ تاجدار ختم نبوت کانفرنس سرکاری باغ گھوٹکی میں ۱۵؍اکتوبر ۲۰۲۳ء زیر صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی مولانا سائیں سید نور محمد شاہ جیلانی زیر نگرانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر ڈویژن مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا ہدیہ نعت جناب رستمدین جسکانی و دیگر حضرات نے پیش کیا۔ بیانات میں حضرت مولانا عبدالمجید چنہ، مولانا محمد عظیم بھٹو، مولانا محمد حسین ناصر، حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی بیر شریف، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا ناصر خالد محمود سومرو، مولانا عبدالواحد قریشی و دیگر علمائے کرام کے بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض مولانا مفتی نور محمد لکھن نے ادا کیئے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے مقامی احباب نے بھرپور محنت کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس شورکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵۲ویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چک ۲۰ گھگھ چک سوئم ۱۶/اکتوبر بروز سوموار کو منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی مولانا زاہد انور مہتمم جامعہ عثمانیہ شورکوٹ نے اور نگرانی مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ختم نبوت نے فرمائی۔ کانفرنس کے مکمل انتظام کی ذمہ داری مہتمم جامعہ عائشہ صدیقہؓ للبنات ۲۰ گھگھ شورکوٹ محترم بھائی محمد نعیم کی تھی۔ کانفرنس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا محمد آصف معاویہ نے تحفظ ختم نبوت پر مفصل بیانات کئے۔ حضرت قاضی مطیع اللہ سعیدی نے بھی خوب قادیانی سازشوں کا انکشاف کیا۔ کانفرنس میں عوام کا جوش بھی خوب تھا اپنے علاقہ کی تاریخی کانفرنس تھی۔ کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور عوام الناس نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس کلاچی

۱۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز منگل صدیق اکبر یونٹ تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس مولانا قاضی نصیرالدین کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، قاری عمیر فاروقی، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا عابد کمال، قاری اکرام الحق، مولانا حمزہ لقمان، قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔ نقابت کے فرائض سید عزیز اللہ شاہ، مولانا قاضی وسیم حقانی نے انجام دیئے۔ اختتامی دعا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے کرائی۔ بارش کے باوجود عوام الناس کی شرکت دیدنی تھی۔

ختم نبوت کانفرنس تحصیل پروآ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء جامعہ محمدیہ پروآ ڈیرہ اسماعیل خان میں گیارویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مقامی امیر مولانا عبدالغنی نے کی۔ کانفرنس میں حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، قاری اکرام الحق مردان، مولانا اللہ بخش، مولانا محمد زبیر، ضلعی امیر قاری محمد طارق، مولانا محمد عمر، مولانا قاری کفایت اللہ قاسمی اور حافظ محمد عثمان معاویہ ودیگر نے شرکت وبیانات کئے۔

ختم نبوت کانفرنس پتوکی

۲۱/اکتوبر ۲۰۲۳ء کمیٹی گراؤنڈ پتوکی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس قاری جان محمد کی سرپرستی اور قاری مشتاق احمد رحیمی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ قاری محمد اکرم ضیاء نے تلاوت اور مولانا عثمان قصوری، مولانا شاہد عمران عارفی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا عثمان کامران، قاری محمد ابراہیم، مولانا محمد اسامہ چمن،

مولانا محمد امجد خان، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی فیصل آباد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عتیق الرحمٰن، حضرت مولانا اللہ وسایا اور مولانا عبدالرزاق مبلغ کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا مفتی محمد حسن لاہور نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ صدر ۲۱/اکتوبر بعد نماز عشاء عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا قاری غلام مرتضیٰ نے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری خلیل احمد اور دیگر مقررین حضرات نے خطاب کیا۔ مقررین نے کانفرنس میں تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

ختم نبوت کورس جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سید مصدوق حسین شاہ بخاری کی سرپرستی اور مناظر اسلام مولانا ابوایوب قادری کی نگرانی دارالعلوم سراجیہ محلّہ صدیق آباد میں مورخہ ۲۱،۲۲/اکتوبر کو بعد نماز ظہر تا عصر دوروزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا محمد حنیف سیال کے لیکچرز ہوئے۔ اساتذہ سے کرام نے شرکائکورس کو ختم نبوت، رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی اور فتنہ قادیانیت کی تباہ کاریاں کے موضوعات پر تیاری کروائی۔ کورس میں جھنگ کے مختلف جامعات سے اساتذہ اور طلباء نے شرکت کی۔ کورس کے اختتام پر تمام شرکاء میں مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

منڈی بہاؤالدین میں ایک تاریخی کارنامہ

ضلع منڈی بہاؤالدین میں قادیانیوں کی مشہورِ زمانہ شاہ تاج شوگر مل ہے، اس مل کے قریب واقع چوک کا نام شاہ تاج شوگر مل چوک تھا، جو اس مل کی تشہیر میں بنیادی کردار ادا کر رہا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کے مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی نے بزرگ راہنماء شخصیت حاجی عبدالرزاق جو کہ شوگر مل کے قریب گاؤں کٹھیالہ سیداں کے رہائشی ہیں، سے مشاورت کے بعد مقامی افراد کے ساتھ مل کر اس چوک کا نام تبدیل کرا کے ''ختم نبوت چوک'' منظور کرایا اور چوک کا افتتاح بھی کرایا۔ چوک کی افتتاحی تقریب کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی کثیر تعداد میں شرکت کی اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے چوک کا نام ''ختم نبوت'' رکھنے پر اسے تاریخی کارنامہ قرار دیا۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب		مصنف	قیمت
1	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1 تا 30 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)		متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	9000
2	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ	(5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ		پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
4	رئیس قادیان		ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
5	آئینہ قادیانیت		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
6	ائمہ تلبیس		ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
7	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے		جناب محمد متین خالد صاحب	200
8	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	(5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	400
11	تحفہ قادیانیت	(چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1400
12	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت)	(جلد اوّل)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	350
13	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت)	(جلد دوم)	رسائل اکابرین	350
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ		مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	250
15	خطبات شاہین ختم نبوت	(دوجلدیں)	مولانا محمد بلال ، مولانا محمد یوسف ماما	600
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
17	قادیانیت کا تعاقب		مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	200
18	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ	(تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
19	ختم نبوت کورس		مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	300
20	قادیانیت عقل وانصاف کی نظر میں		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت		جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے	(دوجلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700

نوٹ : ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

31 واں سالانہ ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

7 فروری 2024 تا 2 مارچ 2024

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی حفظہ اللہ نقشبندی مجددی صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ، یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

نوٹ: امسال الیکشن کے باعث داخلہ 7 سے 10 فروری تک چار روز جاری رہے گا

درخواستوں کیلئے پتہ — منجانب شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277 — مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

قیمت فی شمارہ -/25 روپے
قیمت سالانہ -/300 روپے